Postal Reg.No PB/0154/2003/TO2005

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہٗ ونصلّی علٰی رسولہ الکریم وعلٰی عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 53

شمارہ 30

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک 10 پونڈ

9 جمادی الثانی 1425 ہجری 27 وفا 1383 ہش 27 جولائی 2004ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۷ جولائی ۲۰۰۴ء (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ

کل حضور انور نے مسجد بیت الفتوح میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ احباب جماعت پیارے آقا کی صحت و تندرستی و درازی عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔ اللھم ایّد امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

نوع انسان پر شفقت اور اس سے ہمدردی کرنا بہت بڑی عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا زبردست ذریعہ ہے

ملفوظات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انکسار اور فروتنی ماموروں کا خاصہ ہے

اللہ تعالیٰ بہت رحیم و کریم ہے۔ وہ ہر طرح انسان کی پرورش فرماتا ہے اور اس پر رحم کرتا ہے اور اسی رحم کی وجہ سے وہ اپنے ماموروں اور مرسلوں کو بھیجتا ہے تا وہ اہلِ دنیا کو گناہ آلود زندگی سے نجات دیں۔ مگر تکبّر بہت خطرناک بیماری ہے جس انسان میں یہ پیدا ہو جاوے اس کیلئے روحانی موت۔ مَیں یقیناً جانتا ہوں کہ یہ بیماری قتل سے بھی بڑھ کر ہے۔ متکبّر شیطان کا بھائی ہو جاتا ہے۔ اس لئے کہ تکبّر ہی نے شیطان کو ذلیل و خوار کیا۔ اس لئے مومن کی یہ شرط ہے کہ اس میں تکبّر نہ ہو بلکہ انکسار، عاجزی، فروتنی اس میں پائی جائے اور یہ خدا تعالیٰ کے ماموروں کا خاصہ ہوتا ہے ان میں حد درجہ کی فروتنی اور انکسار ہوتا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ وصف تھا۔ آپؐ کے ایک خادم سے پوچھا گیا کہ تیرے ساتھ آپؐ کا کیا معاملہ ہے۔ اس نے کہا کہ سچ تو یہ ہے کہ مجھ سے زیادہ وہ میری خدمت کرتے ہیں

(اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ)

یہ ہے نمونہ اعلیٰ اخلاق اور فروتنی کا۔ اور یہ بات بھی سچ ہے کہ زیادہ تر عزیزوں میں خدام ہوتے ہیں جو ہر وقت گرد و پیش حاضر رہتے ہیں۔ اس لئے اگر کسی کے انکسار و فروتنی اور تحمّل و برداشت کا نمونہ دیکھنا ہو تو ان سے معلوم ہو سکتا ہے بعض مرد یا عورتیں ایسی ہوتی ہیں کہ خدمتگار سے ذرا کوئی کام بگڑا۔ مثلاً چائے میں نقص ہوا تو جھٹ گالیاں دینی شروع کر دیں یا تازیانہ لے کر مارنا شروع کر دیا اور ذرا شوربے میں نمک زیادہ ہو گیا۔ پس بیچارے خدمت گاروں پر آفت آئی۔

باقی صفحہ: (6) پر ملاحظہ فرمائیں

حلال و حرام کی وضاحت اور احباب جماعت کو بصیرت افروز نصیحت

دورہ کینیڈا کے ایمان افروز حالات

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیرالمومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرمودہ ۹ / جولائی ۰۴ ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن)

تشہد تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ گذشتہ کسی خطبہ میں میں نے ایسے لوگوں کو جو ایسی جگہوں پر کام کرتے ہیں جہاں سؤر کے گوشت کا استعمال ہوتا ہے کہا تھا کہ ایسی جگہوں پر کام کرنے چھوڑ دیں اس پر ایک شخص نے لکھا ہے کہ میں نے ایک رستوران لیا ہے اور اگر اس علاقے میں سؤر کا گوشت استعمال نہ ہو تو کاروبار نہیں چلتا اور لکھا ہے کہ اب چونکہ خرید چکا ہوں بہت نقصان ہوگا اس کی اجازت دے دیں حضور نے فرمایا اس دوست کو میں نے لکھ دیا ہے کہ میں اس بات کی ہرگز اجازت نہیں دے سکتا لیکن ان کو یہ بات سمجھاتا ہوں کہ ان کا وہم ہے کہ ان کا کاروبار نہیں چلے گا اگر وہ نیک نیتی سے یہ کام چھوڑ دیں گے تو اللہ تعالیٰ اور کاروبار چلا دے گا۔ حضور انور ایدہ اللہ نے نصیحت کے رنگ میں فرمایا کہ جو چیزیں بازار میں فروخت ہوتی ہیں ان کے پیک پر باقاعدہ جس چیز سے وہ بنائی گئی ہے وہ ذکر ہوتا ہے لہٰذا اگر سور کے گوشت یا چربی یا الکوحل وغیرہ کا ذکر ہو ایسی چیز کے کھانے یا پینے سے مکمل اجتناب کرنا چاہئے اگر ہم اس بات کا خیال نہیں رکھیں گے تو جائز و ناجائز کا فرق مٹ جائے گا اور تمام تر توجہ اللہ کی رضا سے ہٹ کر دنیاوی عیش و عشرت اور دنیا کمانے کی طرف ہو جائے گی اسی ضمن میں حضور انور ایدہ اللہ نے بعض احادیث مبارکہ کا بھی ذکر فرمایا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام اور حلال کی وضاحت فرمائی ہے۔ فرمایا کہ انسان کے اپنے دل سے بڑھ کر کوئی مفتی نہیں ہو سکتا ایسے مواقع پر آپ دل سے بھی

باقی صفحہ: (6) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

والدین کی بڑھتی ہوئی ذمہ داریاں

(۳)

گزشتہ سے پیوستہ شمارہ میں ہم نے عرض کیا تھا کہ ہم اسلام کی روشنی میں والدین کی ذمہ داریوں پر کسی قدر روشنی ڈالیں گے اگر والدین ان ذمہ داریوں پر عمل کریں گے تو وہ نہ صرف اپنے لئے مفید وجود بنیں گے بلکہ نیک اولاد کو جنم دے کر اور اُس کی بہترین تربیت کر کے ملک وقوم کیلئے نفع مند وجودوں کو پیش کر سکیں گے۔

(۱) اسلام نے بچے کی پیدائش سے بھی بہت پہلے اس عمل کو پاکیزہ بنانے کی تعلیم دی ہے شادی کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ اگر چہ دنیا میں شادیاں مال و دولت، حسب ونسب اور ظاہری شکل وصورت کو دیکھ کر کی جاتی ہیں لیکن ایک مسلمان مرد و عورت کو چاہئے کہ وہ اپنا جوڑا تلاش کرتے ہوئے دینداری وتقویٰ کو ترجیح دے۔ (بخاری کتاب النکاح باب الاکفاء فی الدین)

اس فرمان کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ شادی کے موقع پر اوّل الذکر تین چیزوں کو بالکل ملحوظ نہ رکھا جائے بلکہ مطلب یہ ہے کہ ان اُمور کے ساتھ دین داری کو ترجیح دو اگر مرد کیلئے عورت اور عورت کیلئے مرد دیندار ہو پھر اس کے ساتھ اگر خوبصورتی بھی ہو مال و دولت بھی ہو، حسب ونسب بھی ہو تو نورٌ علیٰ نور ہے لیکن اگر دینداری وتقویٰ کو چھوڑ کر صرف خوبصورتی مال و دولت اور حسب ونسب کی فکر کی جائے تو ایسی شادیاں خیر و برکت سے خالی ہوتی ہیں اگر مرد و عورت میں سے کوئی بداخلاق ہو پھر بے شک مال و دولت بھی ہو اور خوبصورتی بھی ہو تو اوّل تو ایسی شادیاں شروع میں ہی ٹوٹ جاتی ہیں لیکن اگر نہ بھی ٹوٹیں تو بداخلاقی اور لڑائی جھگڑے سے زندگی گزارنے والوں کی اولادیں بھی آگے بداخلاق تند خو مفاد پرست اور بے دین ہو جاتی ہیں۔ پس اسلام نے پہلے نمبر پر ہی شادی کی بنیاد کو درست فرمایا ہے تا کہ اس بنیاد پر آگے سیدھی اور مضبوط عمارت استوار ہو سکے۔

۲- پھر شادی کے بعد ایسے دیندار جوڑوں کو حکم ہے کہ جب وہ اپنی فطرتی خواہش کی تکمیل کرنے لگیں تو اس وقت بھی اپنے پیدا کرنے والے کو یاد رکھیں اور ظاہر ہے کہ جذبات کی ایسی طغیانی میں اپنے رب کو وہی یاد رکھ سکتے ہیں جن کی شادی کی بنیاد ''دین'' پر ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ ایسے موقع پر یہ دُعا پڑھی جائے۔ بسم اللہ اللّٰھم جَنِّبْنَا الشیطان و جنبِ الشیطان مارزقتنَا یعنی اللہ کے نام کے ساتھ، اے میرے اللہ ہمیں شیطان سے بچا اور اس بچے کو بھی شیطان سے محفوظ رکھ جو تو ہمیں عطا فرمائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ اگر خدا نے اس عمل کے نتیجہ میں ان کیلئے کوئی اولاد مقدر کر رکھی ہوگی تو وہ شیطان کے حملوں سے محفوظ رہے گی۔

۳- اور جب خدا محض اپنے فضل سے ماں کو حاملہ کر دے تو پھر ایسے میں ماں کیلئے حکم ہے کہ وہ اپنے زیادہ سے زیادہ اوقات کو دینداری میں گزارے۔ لڑائی جھگڑے حسد اور خودغرضی و بے دینی کا اثر یقیناً آنے والے بچے کے جذبات واحساسات میں نقش ہوتا جاتا ہے اور پھر پیدائش کے بعد بھی اگر اس کی صحیح تربیت نہ ہو تو بچہ بداخلاق ہو جاتا ہے اس لئے ماں باپ ہر دو کا فرض ہے کہ بچے کی پیدائش سے قبل کے عرصہ میں لڑائی جھگڑے گالی گلوچ اور دیگر بداخلاقیوں سے پرہیز کر کے دینداری وتقویٰ کی طرف مائل ہوں دونوں خوش رہیں اور خدا کی رضا کے تابع دنیا کی خوشیوں کو بھی حاصل کریں۔

۴- بچے کی پیدائش کے بعد اسلامی حکم ہے کہ فوراً نہلا دُھلا کر اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں میں اقامت کہہ کر خدا کے ذکر کو پہلے روز سے ہی اس کے وجود میں جاگزیں کیا جائے جو اس بات کی بھی علامت ہے کہ جب بھی اذان کی آواز اس کے کان میں پڑے گی وہ سب کام کاج چھوڑ کر یادِ الٰہی کی طرف تیز قدمی سے دوڑے گا۔

۵- یہ بھی اسلامی حکم ہے کہ بچے کا ایسا نام رکھا جائے جس کا کوئی بہتر مطلب ہو بغیر معنیٰ و مطلب کے لغو نام یا شرکیہ نام رکھنا منع ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

''قیامت کے دن تم کو تمہارے ناموں اور تمہارے باپ دادوں کے ناموں سے بلایا جائے گا اس لئے اچھے اچھے نام رکھا کرو''۔ (ابوداؤد کتاب الادب باب فی تغییر الاسماء)

اسی طرح فرمایا کہ نبیوں کے نام پر اپنے بچوں کے نام رکھو اسی طرح فرمایا بہتر نام ''عبداللہ'' ''عبدالرحمٰن'' وغیرہ ہے۔

۶- قرآن مجید نے بچے کی پیدائش کے بعد دو سال تک دودھ پینا اس کا حق تسلیم کیا ہے۔ (سورہ بقرہ آیت ۲۳۴)

لہٰذا والدہ کا فرض ہے کہ بچے کے اس حق کو تسلیم کرتے ہوئے اُسے ضرور دودھ پلائے آج کے دَور میں فیشن بن گیا ہے کہ والدہ اپنی خوبصورتی کو بچانے کی خاطر یا بعض کاموں میں مصروف رہنے کی وجہ سے پہلے ہی بچے کا دودھ چھڑا دیتی ہے اس سے جہاں بچے کی صحت بخش اور مکمل اجزاء غذائیت کے ساتھ نشوونما نہیں ہوتی وہیں موجودہ تحقیق کے مطابق ایسی ماؤں کو جو بچوں کو دودھ پلانے سے پرہیز کرتی ہیں چھاتی کے کینسر کا خطرہ بھی بنا رہتا ہے لہٰذا اپنے اور اپنے بچے کی مکمل صحت ونشوونما کیلئے خدائی ارشاد کی روشنی میں اس قدرتی عمل کو ضرور نبھانا چاہئے۔

۷- والدین کو اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہئے کہ اس کی حرکات وسکنات اور اقوال وافعال کا بچے کے دماغ اور اس کے مزاج پر گہرا اثر پڑتا ہے لہٰذا اپنی حرکات وسکنات اور بات چیت میں محتاط انداز اختیار کریں بعض دفعہ غصہ

بقیہ صفحہ (15) پر ملاحظہ فرمائیں

شہزادۂ عالم ترا مہمان ہوا ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جلسہ سالانہ ہالینڈ میں بابرکت شرکت کے موقع پر تحریر کیا گیا)

اے ارضِ گُل و آب مبارک ہو مبارک
رکھے ہیں قدم حضرتِ مسرور نے تجھ پر
ساتھ اپنے لئے روشنی و رحمت و برکت
شہزادۂ عالم ترا مہمان ہوا ہے

یہ خواب نہیں تیری فضا خواب نما ہے
یزداں نے انوکھی تجھے بخشی یہ سعادت
اے ارضِ گُل و آب مبارک ہو مبارک
رکھے ہیں قدم حضرتِ مسرور نے تجھ پر
ساتھ اپنے لئے روشنی و رحمت و برکت

مخلوقِ خدا کیلئے دل اس کا کشادہ
مولیٰ سے مگر پیار اسے سب سے زیادہ
اور پیارا بہت خود بھی ہے وہ پیکرِ شفقت
اے ارضِ گُل و آب مبارک ہو مبارک
رکھے ہیں قدم حضرتِ مسرور نے تجھ پر
ساتھ اپنے لئے روشنی و رحمت و برکت

اس بحرِ معارف پہ لٹا اپنے سمندر
قدموں پہ بہا اس کے کوئی اشکِ منوّر
ابھرا ہے افق پر ترے خورشیدِ خلافت
اے ارضِ گُل و آب مبارک ہو مبارک
رکھے ہیں قدم حضرتِ مسرور نے تجھ پر
ساتھ اپنے لئے روشنی و رحمت و برکت

یہ روشنی جو سورہ النّور سے پھوٹی
یہ روشنی جو وقت کے سیندور سے پھوٹی
پھر چمکی تری مانگ میں اے کشتۂ ظلمت
اے ارضِ گُل و آب مبارک ہو مبارک
رکھے ہیں قدم حضرتِ مسرور نے تجھ پر
ساتھ اپنے لئے روشنی و رحمت و برکت

جس رہ سے بھی وہ گزرے مری آنکھیں بچھا دے
دل چیر کے میرا مرے دلبر کو دکھا دے
میں ہوش میں کب ہوں کہ کہوں حالِ محبت
اے ارضِ گُل و آب مبارک ہو مبارک
رکھے ہیں قدم حضرتِ مسرور نے تجھ پر
ساتھ اپنے لئے روشنی و رحمت و برکت

آتی ہے کہاں روز ملاقات کی ساعت
ملتی ہے نصیبوں ہی سے دیدار کی راحت
یہ راحت نایاب ہے عشّاق کی دولت
اے ارضِ گُل و آب مبارک ہو مبارک
رکھے ہیں قدم حضرتِ مسرور نے تجھ پر
ساتھ اپنے لئے روشنی و رحمت و برکت

(جمیل الرحمٰن ہالینڈ)

خطبہ جمعہ

قرآن مجید اور احادیث نبویہ کو سمجھنے کے لئے خود بھی صادق بنو

اس زمانے کے امام کی جماعت میں شامل ہو گئے ہو تو اپنے اندر بھی پاک تبدیلیاں پیدا کرو

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ کی طرف خصوصی توجہ دیں،

ایم ٹی اے سے بھی فائدہ اٹھائیں، نیک صحبت اختیار کریں۔

(اصلاح نفس کے لئے بچوں اور نومبایعین کی تربیت کے لئے نہایت اہم اور زریں ہدایات)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ ۱۱؍جون ۲۰۰۴ء بمطابق ۱۱؍احسان ۱۳۸۳ ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريک له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔
أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم ۔
الحمدلله رب العٰلمين ۔ الرحمٰن الرحيم ۔ مٰلک يوم الدين ۔ إياک نعبد و إياک نستعين ۔
اهدنا الصراط المستقيم ۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ﴾ (سورة توبہ 119)۔

اس کا ترجمہ ہے: اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صادقوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

اللہ تعالیٰ جب بھی انبیاء مبعوث فرماتا ہے تو اس کے ماننے والے، اس پر ایمان لانے والے، تقویٰ کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والے ہوتے ہیں۔ اور ان کے تقویٰ کا اعلیٰ معیار اس لئے قائم ہو رہا ہوتا ہے، اس کا اظہار اس لئے ہو رہا ہوتا ہے، دنیا کو نظر آ رہا ہوتا ہے (ان کی اپنی طرف سے نہیں ہوتا دنیا کو نظر آتا ہے) اور ان کے اندر یہ تبدیلی اس لئے نظر آ رہی ہوتی ہے کہ انہوں نے اس قرب کی وجہ سے جو ان کو نبی سے ہے اللہ کی مدد اور فضل سے اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کی ہوتی ہے۔ اور صرف یہی نہیں بلکہ وہ خود بھی اس سچی پیروی کی وجہ سے، اس سچے ایمان کی وجہ سے، اپنے اندر تقویٰ قائم ہونے کی وجہ سے، اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کی وجہ سے، صادقوں میں شامل ہو گئے ہوتے ہیں۔ اور پھر آگے بہت سوں کی رہنمائی کا باعث بنتے ہیں، بن رہے ہوتے ہیں، تو جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ فرمایا ہے یہ فیض رک نہیں جاتا بلکہ یہ ایک مسلسل عمل ہے۔ ورنہ تو اس آیت میں جو حکم ہے کہ ﴿كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ﴾ اس کا مقصد ہی ختم ہو جاتا ہے۔ اگر یہ عمل رکنے والا ہوتا تو یہ حکم تاریخ کا حصہ بن جائے گا۔ پھر تو لوگ پوچھتے کہ وہ کون ہیں صادق، وہ کہاں ہیں جن کے ساتھ ہم نے ہونا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنا ہے۔

تو یہ معرفت کی باتیں ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادقؑ کے ذریعے سے ہی پتہ لگی ہیں۔ آپ کی قوت قدسی نے صادقین کی ایک فوج تیار کی جو روحانیت میں اتنی ترقی کر گئی کہ ان کو صحابہ کا مقام حاصل ہو گیا۔ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عاشق صادق کی جماعت میں رہ کر آپ کے قرآنی علوم و معارف سے فیضیاب ہو کر ہی صادقین میں شمار ہو سکتا ہے۔ تو جہاں اس آیت میں ایمان لانے والوں کو، تقویٰ کی راہوں پر چلنے والوں کو، یہ حکم ہے کہ تم صادقوں کے ساتھ رہو وہاں ہمیں یہ بھی حکم ہے جس کی وجہ سے ہمیں ایک فکر پیدا ہوتی ہے اور ہونی چاہئے کہ خود بھی صادق بنو۔ اس زمانے کے امام کی جماعت میں شامل ہو گئے ہو تو اپنے اندر بھی پاک تبدیلیاں پیدا کرو۔ خود بھی دوسروں کے لئے رہنمائی کا باعث بنو، ورنہ اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق صادق تو پیدا ہوتے رہیں گے، لیکن یہ نہ ہو کہ ہم تعلیم سے دُور ہٹ کر گمراہی کے گڑھے میں گرتے چلے جائیں اور صادقین کی ایک اور جماعت آ جائے جو لوگوں کی رہنمائی کرنے والی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے تو دنیا کو ہدایت پر قائم رکھنے کے لئے اپنے نیک بندوں کو بھیجتے رہنا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکے رہیں۔ اس سے دعا مانگتے رہیں کہ ہمارا شمار ان لوگوں میں ہو جو صادقین کے ساتھ جڑنے والے، جڑے رہنے والے ہوں۔ امام الزمان کے ساتھ جڑے رہنے والے ہوں، اس کی تعلیمات سے فیضیاب ہونے والے ہوں اور اپنے اندر روحانی تبدیلی پیدا کرنے والے ہوں اور لوگوں کی رہنمائی کا باعث بھی بنیں۔ یہ نہ ہو کہ ہم دنیا کی طرف جھکتے ہی چلے جائیں اور آہستہ آہستہ دین سے اس قدر دور چلے جائیں کہ شیطان ہم پر حملہ آور ہو جائے۔ اور شیطان تو شروع میں بڑے سبز باغ دکھاتا ہے جب حملہ کرتا ہے اور بعد میں چھوڑ دیتا ہے۔ اس لئے ہمیشہ زندگی میں پھونک پھونک کر قدم مارنا چاہئے۔ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکے رہنا چاہئے، اس سے دعائیں مانگتے رہنا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں ایک اور جگہ فرماتا ہے کہ ﴿يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا۔ لَقَدْ اَضَلَّنِيْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِيْ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا﴾۔ (سورة الفرقان آیت:29-30) کہ اے وائے ہلاکت کاش میں فلاں شخص کو پیارا دوست نہ بناتا اس نے یقیناً مجھے اللہ کے ذکر سے منحرف کر دیا بعد اس کے کہ وہ میرے پاس آیا اور شیطان تو انسان کو بے یار و مددگار چھوڑ جانے والا ہے۔

پس شیطان سے بچنے کیلئے جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہمیں اپنی اصلاح کی طرف توجہ دیتے رہنا چاہئے۔ اپنی روحانیت کو بڑھانے کی طرف توجہ دیتے رہنا چاہئے اور اس زمانے میں جو صحیح طریقے ہمیں دین کو سمجھنے کے لئے بتائے وہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہی بتائے ہیں۔ اس لئے آپؑ کی کتب پڑھنے کی طرف بھی بہت توجہ دینی چاہئے۔ یہ بات بھی صحبت صادقین کے زمرے میں آتی ہے کہ آپؑ کے علم کلام سے فائدہ اٹھایا جائے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سلسلے میں فرماتے ہیں کہ:

”اس کے بعد اللہ تعالیٰ ان تباہیوں کے اسباب اور بواعث کا ذکر کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ انسان ہمیشہ اپنے گندے جلیسوں کی وجہ سے تباہی کے گڑھے میں گرا کرتا ہے۔ وہ پہلے تو اپنے دوستوں کی مصاحبت پر فخر کرتا ہے مگر جب اسے کسی مصیبت کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو وہ بے اختیار کہہ اٹھتا ہے کہ ﴿لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا﴾ کہ اے کاش میں فلاں کو اپنا دوست نہ بناتا اس نے تو مجھے گمراہ کر دیا۔ اسی وجہ سے قرآن کریم نے مومنوں کو خاص طور پر نصیحت فرمائی ہے کہ ﴿كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ﴾ (توبہ: ۱۱۹) یعنی اے مومنو! تم ہمیشہ صادقوں کی معیت اختیار کیا کرو۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان اپنے گردوپیش کی اشیاء سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا مگر وہ اپنی دوستی اور ہم نشینی کے لئے ان لوگوں کا انتخاب کرے گا جو اعلیٰ اخلاق کے مالک ہوں گے اور جن کا مطمح نظر بلند ہوگا تو لازماً وہ بھی اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش کرے گا۔ اور رفتہ رفتہ اس کی یہ کوشش اس کے قدم کو اخلاقی بلندیوں کی طرف بڑھانے والی ثابت ہوگی۔ لیکن اگر وہ برے ساتھیوں کا انتخاب کرے گا تو وہ اسے کبھی راہ راست کی طرف نہیں لے جائیں گے۔ بلکہ اسے اخلاقی پستی میں دھکیلنے والے ثابت ہوں گے۔

اس کے بعد پھر حضرت مصلح موعودؓ نے مثال بیان فرمائی ہے کہ ایک سکھ طالبعلم تھا جس کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بڑی عقیدت تھی۔ تو اس نے آپؑ کو لکھا کہ پہلے تو مجھے خدا کی ہستی پر

بڑا یقین تھا لیکن اب مجھے کچھ کچھ شکوک وشبہات پیدا ہونے لگ گئے ہیں۔ تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو جواب دیا کہ تمہارے ساتھیوں میں سے کوئی دہریت کے خیالات رکھتا ہے جس کا تم پہ اثر پڑ رہا ہے۔ اس لئے اپنی جگہ بدل لو۔ چنانچہ اس نے اپنی سیٹ بدل لی اور خود بخود اس کی اصلاح ہوگئی۔ فرماتے ہیں کہ اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ انسان پر کتنا برا اثر پڑتا ہے۔ یعنی یہی حکمت ہے جس کے ماتحت رسول کریم ﷺ جس کسی مجلس میں تشریف رکھتے تھے تو بڑی کثرت سے استغفار فرمایا کرتے تھے تاکہ کوئی بری تحریک آپؐ کے قلب مطہر پر اثر انداز نہ ہو"۔

(تفسیر کبیر جلد ششم صفحہ ۴۸۲،۴۸۱)

تو دیکھیں آنحضرت ﷺ بھی استغفار اس کثرت سے پڑھتے تھے۔

پھر ایک حدیث میں روایت ہے اور بہت اہم ہے جس کی طرف والدین کو بھی توجہ دینی چاہئے اور ایسے نوجوانوں کو بھی جو نوجوانی میں قدم رکھ رہے ہوتے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ: "انسان اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے"۔ یعنی دوست کے اخلاق کا اثر انسان پر ہوتا ہے۔ "اس لئے اسے غور کرنا چاہئے کہ وہ کسے دوست بنا رہا ہے"۔ (سنن ابی داؤد۔ کتاب الادب۔ باب من یومر ان مجالس)۔ تو والدین کو بھی نگرانی رکھنی چاہئے اور یہ نگرانی سختی سے نہیں رکھنی چاہئے۔ بلکہ بچوں سے بے تکلف ہوں، کئی دفعہ پہلے بھی میں اس بارے میں کہہ چکا ہوں۔ اکثر کہتا رہتا ہوں کہ اس مغربی معاشرے میں بلکہ آجکل تو مغرب کا اثر، دجالی قوتوں کا اثر، شیطان کے حملوں کا اثر، رابطوں میں آسانی یا سہولت کی وجہ سے ہر جگہ ہو چکا ہے، تو میں یہ کہہ رہا ہوں شیطان کے ان حملوں کا مقابلہ کرنے کے لئے والدین کو اپنے بچوں سے ایک دوستانہ ماحول پیدا کرنا ہوگا اور پیدا کرنا چاہئے خاص طور پر ان ملکوں میں جو نئے آنے والے ہوتے ہیں۔ وہ شروع میں تو نرمی دکھاتے ہیں اس کے بعد زیادہ سخت ہو جاتے ہیں۔ وہ تصور نہیں ہے کہ بچوں سے بھی دوستی پیدا کی جاسکتی ہے تو ان کو پھر یہ احساس دلانا چاہئے یہ ماحول پیدا کر کے کہ اچھا کیا ہے اور برا کیا ہے۔ بچے کو بچپن سے پتہ لگے پھر جوانی میں پتہ لگے۔ ایک عمر میں آ کے والدین خود بچوں سے باتیں کرتے ہوئے جھجکتے ہیں۔ یہ بھی غلط ہے۔ ان کو دین کی طرف لانے کے لئے، دین کی اہمیت ان کے دلوں میں پیدا کرنے کے لئے انہیں خدا سے ایک تعلق پیدا کروانا ہوگا۔ اس کیلئے والدین کو دعاؤں کے ساتھ ساتھ بڑی کوشش کرنی چاہئے۔ اور اس وقت تک یہ کام نہیں ہوگا جب تک والدین کا شمار خود صادقوں میں نہ ہو۔

پھر یہ بھی نظر رکھنی چاہئے کہ بچوں کے دوست کون ہیں بچوں کے دوستوں کا بھی پتہ ہونا چاہئے۔ یہ مثال تو ابھی آپ نے سن ہی لی۔ اس سیٹ پر بیٹھنے کی وجہ سے ہی صرف اس طالبعلم پر دہریت کا اثر ہو رہا تھا۔ لیکن یہ مثالیں کئی دفعہ پیش کرنے کے باوجود، کئی دفعہ سمجھانے کے باوجود، ابھی بھی والدین کی یہ شکایات ملتی رہتی ہیں کہ انہوں نے سختی کر کے یا پھر بالکل دوسری طرف جا کر غلط حمایت کر کے بچوں کو بگاڑ دیا۔ ایک بچہ جو پندرہ سولہ سال کی عمر تک بڑا اچھا ہوتا ہے جماعت سے بھی تعلق ہوتا ہے، نظام سے بھی تعلق ہوتا ہے، اطفال الاحمدیہ کی تنظیم میں بھی حصہ لے رہا ہوتا ہے۔ جب وہ پندرہ سولہ سال کی عمر کو پہنچتا ہے تو پھر ایک دم پیچھے ہٹنا شروع ہو جاتا ہے اور پھر ہٹتا چلا جاتا ہے، یہاں تک کہ ایسی بھی شکایتیں آئیں کہ ایسے بچے ماں باپ سے بھی علیحدہ ہو گئے۔ اور پھر بعض بچیاں بھی اس طرح ضائع ہو جاتی ہیں۔ جن کا بہرحال افسوس ہوتا ہے۔ تو اگر والدین شروع سے ہی اس بات کا خیال رکھیں تو یہ مسائل پیدا نہ ہوں۔

پھر بچوں کو بھی میں کہتا ہوں کہ اپنے دوست سوچ سمجھ کر بناؤ۔ یہ نہ سمجھو کہ والدین تمہارے دشمن ہیں یا کسی سے روک رہے ہیں بلکہ سولہ سترہ سال کی عمر ایسی ہوتی ہے کہ خود ہوش کرنی چاہئے، دیکھنا چاہئے کہ ہمارے جو دوست ہیں بگاڑنے والے تو نہیں، اللہ تعالیٰ سے دور لے جانے والے تو نہیں ہیں۔ کیونکہ جو اللہ تعالیٰ سے دور لے جانے والے ہیں وہ تمہارے خیر خواہ نہیں ہو سکتے۔ تمہارے ہمدرد نہیں ہو سکتے، تمہارے سچے دوست نہیں ہو سکتے۔ اور ایک احمدی بچے کو تو کیونکہ صادقوں کی صحبت سے فائدہ اٹھانا ہے اس لئے یاد رکھیں کہ یہ گروہ شیطان کا گروہ ہے صادقوں کا گروہ نہیں اس لئے ایسے لوگوں میں بیٹھ کے اپنی بدنامی کا باعث نہ بنیں، ایسے بچوں یا نوجوانوں سے دوستی لگا کے اپنے خاندان کی بدنامی کا باعث نہ بنیں اور ہمیشہ نظام سے تعلق رکھیں۔ نظام جو بھی آپ کو سمجھاتا ہے آپ کی بہتری اور بھلائی کیلئے سمجھاتا ہے۔ نمازوں کی طرف توجہ دیں۔ قرآن پڑھنے کی طرف توجہ دیں اللہ تعالیٰ ہمارے ہر بچے کو ہر شیطانی حملے سے بچائے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ: "آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ نیک ساتھی اور برے ساتھی کی مثال ان دو شخصوں کی طرح ہے جن میں سے ایک کستوری اٹھائے ہوئے ہو اور دوسرا بھٹی جھونکنے والا ہو۔ کستوری اٹھانے والا تجھے مفت خوشبو دے گا یا تو اس سے خرید لے گا۔ ورنہ کم از کم تو اس کی خوشبو اور مہک سونگھ ہی لے گا۔ اور بھٹی جھونکنے والا یا تیرے کپڑوں کو جلا دے گا یا اس کا بدبودار دھواں تجھے تنگ کرے گا"۔ (مسلم کتاب البر والصلة۔ باب استحباب مجالسة الصالحين)

تو اللہ تعالیٰ ہم سب کو کستوری کی خوشبو بانٹنے والا بنائے اور ہمارے اندر وہ پاک تبدیلیاں پیدا ہوں جو نہ صرف ہمیں فائدہ پہنچا رہی ہوں بلکہ لوگ بھی ہم سے فائدہ اٹھا رہے ہوں۔ پس اس کے لئے بہت مجاہدے کی ضرورت ہے۔ اپنی نسلوں کو بچانے کیلئے بھی بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق دے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: "صحبت میں بڑا اشرف ہے۔ اس کی تاثیر کچھ نہ کچھ فائدہ پہنچا ہی دیتی ہے۔ کسی کے پاس اگر خوشبو ہو تو پاس والے کو بھی پہنچ ہی جاتی ہے۔ اسی طرح پر صادقوں کی صحبت ایک روح صدق کی نفخ کر دیتی ہے"۔ یعنی صادقوں کی صحبت بھی سچائی کی روح پھونکتی ہے۔ وہ روح پیدا کرتی ہے۔ فرمایا کہ: "میں سچ کہتا ہوں کہ گہری صحبت نبی اور صاحب نبی کو ایک کر دیتی ہے"۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں اگر صحیح تعلق ہو تو روحانیت کا مقام جو نبی کو ملتا ہے اس جیسا ہی مقام سچے طور پر ماننے والے کو بھی مل جاتا ہے۔ تو فرمایا: "یہی وجہ ہے جو قرآن شریف میں ﴿كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ﴾ (التوبة: ۱۱۹) فرمایا ہے۔ اور اسلام کی خوبیوں میں سے یہ ایک بے نظیر خوبی ہے کہ ہر زمانے میں ایسے صادق موجود رہتے ہیں"۔ (الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳ مورخہ ۲۴؍جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۵۔ ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۰۹۔ جدید ایڈیشن)

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا (یہ ایک لمبی حدیث ہے اس کا کچھ حصہ پڑھتا ہوں) کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بزرگ فرشتے گھومتے رہتے ہیں اور انہیں ذکر کی مجالس کی تلاش رہتی ہے۔ جب وہ کوئی ایسی مجلس پاتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو رہا ہو تو وہاں بیٹھ جاتے ہیں اور پروں سے اس کو ڈھانپ لیتے ہیں۔ ساری فضا ان کے اس سایہ برکت سے معمور ہو جاتی ہے۔ جب لوگ اس مجلس سے اٹھ جاتے ہیں تو وہ بھی آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں۔ تو پھر اللہ تعالیٰ کا یہ لمبا سوال جواب ہے کہ کیا مانگتے ہیں؟ جنت مانگتے ہیں، پناہ چاہتے ہیں۔ بخشش چاہتے ہیں۔ تو پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر ان کو پتہ ہو کہ میری پناہ کیا ہے اور یہ سب کچھ، تو ان کا کیا حال ہوگا؟ اور پھر فرماتا ہے کہ اچھا اگر وہ میری بخشش چاہتے ہیں، بخشش طلب کرتے ہیں تو میں نے انہیں بخش دیا اور انہیں سب کچھ دے دیا جو انہوں نے مجھ سے مانگا۔ تو فرشتے اس پہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ان میں فلاں خطا کار شخص بھی تھا۔ وہ وہاں سے گزرا اور انہیں ذکر کرتے دیکھ کر یونہی ان میں بیٹھ گیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اس کو بھی بخش دیا۔ کیونکہ یہ ایسے لوگ ہیں جن کے پاس بیٹھنے والا بھی محروم اور بدبخت نہیں رہتا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

"جب انسان ایک راستباز اور صادق کے پاس بیٹھتا ہے تو صدق اس میں کام کرتا ہے۔ لیکن جو راستبازوں کی صحبت کو چھوڑ کر بدوں اور شریروں کی صحبت کو اختیار کرتا ہے تو ان میں بدی اثر کرتی جاتی ہے۔ اسی لئے احادیث اور قرآن شریف میں صحبت بد سے پرہیز کرنے کی تاکید اور تہدید پائی جاتی ہے۔ اور لکھا ہے کہ جہاں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اہانت ہوتی ہو اس مجلس سے فی الفور اٹھ جاؤ۔ ورنہ جو اہانت سن کر نہیں اٹھتا اس کا شمار بھی ان میں ہی ہوگا۔ صادقوں اور راستبازوں کے پاس رہنے والا بھی ان میں ہی شریک ہوتا ہے اس لئے کس قدر ضرورت ہے اس امر کی کہ انسان ﴿كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ﴾ کے پاک ارشاد پر عمل کرے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ملائکہ کو دنیا میں بھیجتا ہے وہ پاک لوگوں کی مجلس میں آتے ہیں اور جب واپس جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے کہ تم نے کیا دیکھا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے ایک مجلس دیکھی ہے جس میں تیرا ذکر کر رہے تھے مگر ایک شخص ان میں سے نہیں تھا۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا

ضروری اعلان برائے تشخیص قیمت جائیداد موصیات

جملہ امراء کرام وصدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ بھارت کی خدمت میں گزارش ہے کہ موصیات کرام کی جائیداد از زیورات طلائی ونقرئی کی قیمت تشخیص کئے جانے کے تعلق سے معاملات آپ کی خدمت میں بغرض فیصلہ مجلس عاملہ بھجوائے جاتے ہیں۔ مستورات موصیات حضرات کے زیورات طلائی ونقرئی کی قیمت تشخیص کئے جانے کے سلسلہ میں مجلس کارپرداز قادیان نے زیر نمبر 60/7-06-04 فیصلہ فرمایا ہے کہ:

"پیش ہو کر فیصلہ ہوا کہ مستورات کے زیورات کی قیمت بوقت تشخیص سٹینڈرڈ سونا وچاندی کے ریٹ کے مطابق ہی تسلیم کی جائے گی"۔

لہٰذا آئندہ اس کے مطابق بوقت تشخیص جائیداد مستورات مجلس عاملہ کے فیصلہ بھجوانے کی درخواست ہے۔ نیز زیورات کے کیرٹ کا ذکر بھی ساتھ ضرور کر دیا جائے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

ہے کہ نہیں وہ بھی ان میں ہی سے ہے کیونکہ اِنَّھُمْ قَوْمٌ لَا یَشْقٰی جَلِیْسُھُمْ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ صادقوں کی صحبت سے کس قدر فائدے ہیں۔ سخت بدنصیب ہے وہ شخص جو صحبت سے دور ہے"۔

فرمایا:" غرض نفس مطمئنہ کی تاثیروں میں سے یہ بھی ہے کہ وہ اطمینان یافتہ لوگوں کی صحبت میں اطمینان پاتے ہیں امّارہ والے میں نفس امّارہ کی تاثیریں ہوتی ہیں۔ اور لوّامہ والے میں لوّامہ کی تاثیریں ہوتی ہیں۔ اور جو شخص نفس مطمئنہ والے کی صحبت میں بیٹھتا ہے اس پر بھی اطمینان اور سکینت کے آثار ہونے لگتے ہیں اور اندر ہی اندر اسے تسلی ملنے لگتی ہے"۔

(الحکم جلد ۸ نمبر ۲ مورخہ ۱۷/جنوری ۱۹۰۴ء صفحہ ۱)

پھر آپؑ نے فرمایا:" اصلاح نفس کی ایک راہ اللہ تعالیٰ نے یہ بتائی ہے ﴿کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ﴾۔ یعنی جو لوگ قولی فعلی عملی اور حالی رنگ میں سچائی پر قائم ہیں"۔ یعنی باتیں بھی، ان کے عمل بھی اور ان کی ہر حرکت بھی ایسی ہو اور ان کا حال بھی یہ ظاہر کر رہا ہو کہ وہ سچائی پر قائم ہیں" ان کے ساتھ رہو۔ اس سے پہلے فرمایا ﴿یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ﴾ یعنی اے ایمان والو تقویٰ اللہ اختیار کرو۔ اس سے مراد یہ ہے کہ پہلے ایمان ہو پھر سنت کے طور پر بدی کی جگہ کو چھوڑ دے اور صادقوں کی صحبت میں رہے۔ صحبت کا بہت بڑا اثر ہوتا ہے جو اندر ہی اندر ہوتا چلا جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص ہر روز کنجریوں کے ہاں جاتا ہے اور پھر کہتا ہے کہ کیا میں زنا کرتا ہوں۔ اس سے کہنا چاہئے کہ ہاں تو کرے گا اور وہ ایک نہ ایک دن اس میں مبتلا ہو جاوے گا کیونکہ صحبت میں تاثیر ہوتی ہے۔ اسی طرح پر جو شخص شراب خانے میں جاتا ہے۔ خواہ وہ کتنا ہی پرہیز کرے اور کہے کہ میں نہیں پیتا ہوں۔ لیکن ایک دن آئے گا کہ وہ ضرور پئے گا۔ پس اس سے کبھی بے خبر نہیں رہنا چاہئے کہ صحبت میں بہت بڑی تاثیر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اصلاح نفس کیلئے ﴿کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ﴾ کا حکم دیا ہے۔ جو شخص نیک صحبت میں جاتا ہے خواہ وہ مخالفت ہی کے رنگ میں ہو لیکن وہ صحبت اپنا اثر کئے بغیر نہ رہے گی اور ایک نہ ایک دن وہ اس مخالفت سے باز آجائے گا"۔

(الحکم جلد ۸ نمبر ۱ مورخہ ۱۰/جنوری ۱۹۰۴ء صفحہ ۴)

تو جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ ایسی گندی جگہوں پر جا کر اگر پھر کوئی کہتا ہے میں کون سا یہ کام کر رہا ہوں۔ شراب خانے میں جا کر اگر کہے کہ مَیں کون سی شراب پی رہا ہوں تو فرمایا کہ ایک دن وہ اس ماحول کے زیر اثر آجائے گا۔ اور ہو سکتا ہے کہ پینا شروع کر دے۔ اس لئے حدیث میں بھی آیا ہے شراب کی ہر قسم کی مناہی کی گئی ہے پلانے کیلئے بھی اور بنانے والے کیلئے بھی اور کشید کرنے کیلئے بھی سب کچھ۔ کچھ سال پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسی لئے فرمایا تھا کہ جو یہاں آکے ایسے ریسٹورنٹ میں کام کرتے ہیں جہاں شراب وغیرہ بیچی جاتی ہے تو اس کام کو ختم کریں اور ملازمتوں کو چھوڑیں اور اس کا جماعت کی طرف سے بڑا اچھا رسپانس تھا اور تقریباً سب نے ہی ایسی ملازمتیں یا ایسے کاروبار چھوڑ دیئے۔ لیکن سؤر کے گوشت کھانے پر بھی قرآن شریف میں مناہی ہے۔ ابھی بھی ایسے لوگ ہیں جو ایسے ریسٹورنٹس میں کام کرتے ہیں جہاں برگر بناتے ہیں یا برگر Serve کرتے ہیں۔ تو کہتے یہی ہیں کہ ہم کون سا استعمال کر رہے ہیں لیکن جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ بعض دفعہ ایک وقت ایسا آتا ہے کہ پھر انسان ان چیزوں سے کسی نہ کسی طرح متاثر ہو جاتا ہے۔ اور یہ نہ ہو کسی دن وہ برگر استعمال بھی ہو جائے۔ اس لئے بہتر یہ ہے کہ پہلے ہی بچت کر لی جائے۔ اور ایسی نوکریوں کو چھوڑ دینا چاہئے۔ کئی ایسی جگہیں ہیں جہاں صاف ستھرا کام ہوتا ہے وہاں نوکریاں مل سکتی ہیں، ملازمتیں مل سکتی ہیں، تلاش کرنی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ کی خاطر چھوڑیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ برکت پڑے گی۔ اور یہ اصلاح نفس کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

:" دو چیزیں ہیں ایک تو دعا کرنی چاہئے اور دوسرا طریق یہ ہے کہ ﴿کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ﴾ راستبازوں کی صحبت میں رہو تا کہ ان کی صحبت میں رہ کر تم کو پتہ لگ جاوے کہ تمہارا خدا قادر ہے، بینا ہے، دیکھنے والا ہے، سننے والا ہے، دعائیں قبول کرتا ہے اور اپنی رحمت سے اپنے بندوں کو صدہا نعمتیں دیتا ہے"۔ (البدر۔ جلد نمبر ۲ نمبر ۲۸۔ مورخہ ۳۱/جولائی ۱۹۰۳ء۔ صفحہ ۱)

اس زمانے میں جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا کہ دعاؤں کے ساتھ ساتھ حضرت اقدس مسیح موعود کی تفاسیر اور علم کلام سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ اگر قرآن کو سمجھنا ہے یا احادیث کو سمجھنا ہے تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ یہ تو بڑی نعمت ہے ان لوگوں کیلئے جن کو اردو پڑھنی آتی ہے کہ تمام کتابیں اردو میں ہیں۔ اکثریت اردو میں ہیں، چند ایک عربی میں بھی ہیں۔ پھر جو پڑھے لکھے نہیں ان کیلئے مسجدوں میں درسوں کا انتظام موجود ہے ان میں بیٹھنا چاہئے اور درس سننا چاہئے۔ پھر ایم ٹی اے کے ذریعہ سے اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ اور ایم ٹی اے والوں کو بھی مختلف ملکوں میں زیادہ سے زیادہ اپنے پروگراموں میں یہ پروگرام بھی شامل کرنے چاہئیں جن میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات کے تراجم بھی ان کی زبانوں میں پیش ہوں۔ جہاں جہاں تو ہو چکے ہیں اور تسلی بخش تراجم ہیں وہ تو بہرحال پیش ہو سکتے ہیں۔ اور اسی طرح اُردو دان طبقہ جو ہے، ملک جو ہیں، وہاں سے اردو کے پروگرام بن کے آنے چاہئیں۔ جس میں زیادہ سے زیادہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس کلام کے معرفت کے نکات دنیا کو نظر آئیں اور ہماری بھی اور دوسروں کی بھی ہدایت کا موجب بنیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو بے انتہا لوگوں کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق مل رہی ہے، کروڑوں میں احمدیت داخل ہو چکی ہے ان کی تربیت کیلئے بھی ضروری ہے کہ ان تک بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ پہنچانے کی کوشش کی جائے اور یہ چیز تربیت کے لحاظ سے بڑی فائدہ مند ہوگی۔ تربیت کے شعبوں کیلئے بھی بہت فائدہ مند ہوگی۔ پس دعاؤں کے ساتھ اس طرف توجہ کرنی چاہئے اور جماعت کو ہر ملک میں جہاں جہاں شعبہ تربیت ہیں ان کو اس طرف توجہ دینی چاہئے۔ اور اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:" دیکھو ایک زمانہ وہ تھا کہ آنحضرت ﷺ تن تنہا تھے مگر لوگ حقیقی تقویٰ کی طرف کھنچے چلے آتے تھے حالانکہ اب اس وقت لاکھوں مولوی اور واعظ موجود ہیں لیکن چونکہ دیانت نہیں، وہ روحانیت نہیں، اس لئے وہ اثر اندازی بھی ان کے اندر نہیں ہے۔ انسان کے اندر جو زہریلا مواد ہوتا ہے وہ ظاہری قیل و قال سے دور نہیں ہوتا اس کے لئے صحبت صالحین اور ان کی توجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے فیضیافتہ ہونے کیلئے ان کے ہمرنگ ہونا اور جو عقائد صحیحہ خدا نے ان کو سمجھائے ہیں ان کو سمجھ لینا بہت ضروری ہے"۔ (ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۴۴۲۔ جدید ایڈیشن)

چنانچہ دیکھ لیں آج کل اخبار ان باتوں سے بھرے پڑے ہیں۔ بہت سے کالم نویس لکھتے ہیں ہماری مساجد بھی موجود ہیں۔ آذان کی آواز سن کر ان مساجد کی طرف جانے والے بھی لائنوں میں گروہ در گروہ جا رہے ہوتے ہیں، آپ دیکھ رہے ہوتے ہیں، حج پر بھی جاتے ہیں، صدقہ خیرات بھی بہت لوگ کرتے ہیں۔ لیکن کیا وجہ ہے کہ ہماری ان تمام نیکیوں کا نتیجہ ہمیں نظر نہیں آتا۔ اور امت مسلمہ ہر طرف سے خطرات میں گھرتی چلی جا رہی ہے۔ تو ان کو پتہ تو ہے کہ کیا وجہ ہے۔ لیکن جو شخص دنیا کی اس زمانے میں اصلاح کا دعویٰ لے کر اٹھا ہے جو رسول اللہ ﷺ کا عاشق صادق ہے اس کی مخالفت کر رہے ہیں۔ ظاہری طور پر تو اللہ تعالیٰ کے احکامات کی ادائیگی ہو رہی ہے لیکن اندرونی طور پر ہر رکن اسلام پر عمل کر کے دنیا دکھاوے کی خاطر اس کا اظہار ہو رہا ہوتا ہے۔ اپنے دنیاوی فائدے اس سے حاصل کر رہے ہوتے ہیں۔ عبادات ہیں تو وہ اظہار کے طور پہ ہیں۔ حج ہے تو وہ اظہار کے طور پر ہے۔ صدقہ و خیرات ہے تو وہ اظہار کے

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

الدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ

دین کا خلاصہ خیر خواہی ہے

رکن جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AutoTraders

16 بینٹک لین کلکتہ 70001

دکان 2248.5222, 2248.1652

2243.0794

رہائش 2237-0471, 2237-8468

نونیت جیولرز

NAVNEET JEWELLERS

الیس اللہ بکاف عبدہ

Manufacturers of :
All Kinds of Gold and Silver Ornaments

احمدیہ بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں چاندی و سونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں

Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233

تبلیغ دین و نشر ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of all kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta-700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No. : 9610-606266

طور پر ہو رہا ہے۔ غرض کہ ہر بات میں دنیا کی ملونی نظر آتی ہے۔ تو جب دنیا کی ملونی ہوگئی اور زمانے کے امام کی مخالفت بھی انتہاء کو ہوگئی بلکہ اس کے ماننے والوں کو نقصان پہنچانا ثواب کا کام سمجھنے لگ گئے تو پھر اللہ تعالیٰ کا تو یہی سلوک ہے ایسے لوگوں سے اور یہی ہونا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عقل اور سمجھ دے جو اپنے ایسے علماء کے پیچھے چل پڑے ہیں جن کا کوئی عمل نہیں۔ ان کے دماغوں میں بھی یہ ہدایت کی بات آئے کہ اب اگر کچھ حاصل کرنا ہے اور اپنی اس گرتی ہوئی عظمت کو بحال کرنا ہے تو یہ سب کچھ صحبت صادقین سے ہی ہو گا اور اس زمانے کے امام اور آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق کی جماعت میں شامل ہونے سے ہی ہوگا۔ ورنہ تو پھر یہ لڑائی جھگڑے، مار دھاڑ اور یہ سب ذلت و رسوائی جو ہے یہ سب ان کا مقدر ہے۔ اور پھر آخر کو یہی کہو گے کہ کاش ہم شیطان کے بہکاوے میں نہ آتے۔

پس ہم احمدیوں کا بھی حقیقی معنوں میں یہ فرض بنتا ہے کہ حقیقی معنوں میں صدق پر قائم ہوں اور یہ بات ہمیں بھی اس طرف توجہ دلاتی ہے کہ ہم امت مسلمہ کے لئے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو عقل اور سمجھ دے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: " قرآن شریف میں آیا ہے۔ ﴿قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا﴾ (الشمس:۱۰) اس سے اس نے نجات پائی جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کیا۔ تزکیہ نفس کے واسطے صحبت صالحین اور نیکوں کے ساتھ تعلق پیدا کرنا بہت مفید ہے جھوٹ وغیرہ اخلاق رذیلہ دور ہونے چاہئیں۔ اور جو راہ پر چل رہا ہے اس سے راستہ پوچھنا چاہئے۔ اپنی غلطیوں کو ساتھ ساتھ درست کرنا چاہئے جیسا کہ غلطیاں نکالنے کے بغیر املاء درست نہیں ہوتا۔ ویسا ہی غلطیاں نکالنے کے بغیر اخلاق بھی درست نہیں ہوتے۔ آدمی ایسا جانور ہے کہ اس کا تزکیہ ساتھ ساتھ ہوتا رہے تو سیدھی راہ پر چلتا ہے ورنہ بہک جاتا ہے"۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ ۳۰۹۔ جدید ایڈیشن)

اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ اپنی اصلاح کی طرف متوجہ رکھے اور کبھی شیطان ہم پر حملہ آور نہ ہو سکے۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ: " لوگ تلاش کرتے ہیں کہ ہمیں حقیقت ملے لیکن یہ بات جلد بازی سے حاصل نہیں ہوا کرتی جب انسان کی روح پگھل کر آستانہ الوہیت پر گرتی ہے اور اس کو اپنا اصلی مقصود خیال کرتی ہے۔ تب اس کیلئے حقیقت کا دروازہ بھی کھولا جاتا ہے لیکن یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے اور صحبت صادقین سے ہی باتیں حاصل ہوا کرتی ہیں"۔

(ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۳۴۶،۳۴۷ جدید ایڈیشن)

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے، اس سے مدد مانگتے ہوئے، اس انعام کی قدر کریں جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل کر کے عطا فرمایا ہے۔ سچے دل سے آپؑ کے تمام دعاوی پر ایمان لانے والے ہوں اور اپنے ایمانوں کو بھی مضبوط کرنے والے ہوں اور صادق کے ساتھ جڑ کر اپنے آپ کو بھی صادق ہونے کے قابل بنائیں اور اپنی نسلوں کو بھی ایک فکر کے ساتھ اس کے ساتھ جوڑے رکھنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق دے۔

بقیہ صفحہ (1)

دوسرے غرباء کے ساتھ معاملہ تب پڑتا ہے کہ وہ فاقہ مست ہوتے ہیں اور خشک روٹی پر گذارہ کر لیتے ہیں مگر یہ باوجود علم ہونے کے بھی پروا نہیں کرتے۔ وہ ان کو امتحان میں ڈالتے ہیں جب بصورت سائل آتے ہیں۔ خدا تعالیٰ تو ذرہ ذرہ کا خالق ہے کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ یہ غریبوں کے ساتھ ہی معاملہ کر کے سمجھا جاتا ہے کہ کس قدر نا خدا ترسی یا خدا ترسی سے حصہ لیتا ہے یا لے گا۔

نوع انسان پر شفقت کرنا عبادت ہے

ایک حدیث میں آیا ہے کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ بعض بندوں سے فرمائے گا کہ تم بڑے برگزیدہ ہو اور مَیں تم سے بہت خوش ہوں کیونکہ مَیں بہت بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا کھلایا۔ مَیں ننگا تھا تم نے کپڑا دیا۔ مَیں پیاسا تھا تم نے مجھے پانی پلایا۔ مَیں بیمار تھا تم نے میری عیادت کی۔ وہ کہیں گے کہ یا اللہ تُو تو ان باتوں سے پاک ہے تو کب ایسا تھا جو ہم نے تیرے ساتھ ایسا کیا؟ تب وہ فرمائے گا کہ میرے فلاں فلاں بندے ایسے تھے تم نے ان کی خبر گیری کی وہ ایسا معاملہ تھا کہ گویا تم نے میرے ساتھ ہی کیا۔ پھر ایک اَور گروہ پیش ہوگا۔ اُن سے کہے گا کہ تم نے میرے ساتھ بُرا معاملہ کیا۔ مَیں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا نہ دیا۔ پیاسا تھا پانی نہ دیا، ننگا تھا مجھے کپڑا نہ دیا۔ مَیں بیمار تھا میری عیادت نہ کی۔ تب وہ کہیں گے کہ یا اللہ تعالیٰ تُو تو ایسی باتوں سے پاک ہے۔ تو کب ایسا تھا جو ہم نے تیرے ساتھ ایسا کیا۔ اس پر فرمائے گا کہ میرا فلاں فلاں بندہ اس حالت میں تھا اور تم نے ان کے ساتھ کوئی ہمدردی اور سلوک نہ کیا وہ گویا میرے ہی ساتھ کرنا تھا۔

غرض نوع انسان پر شفقت اور اس سے ہمدردی کرنا بہت بڑی عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے یہ ایک زبردست ذریعہ ہے۔ مگر مَیں دیکھتا ہوں کہ اس پہلو میں بڑی کمزوری ظاہر کی جاتی ہے۔ دوسروں کو حقیر سمجھا جاتا ہے۔ ان پر ٹھٹھے کئے جاتے ہیں۔ ان کی خبر گیری کرنا اور کسی مصیبت اور مشکل میں مدد دینا تو بڑی بات ہے۔ جو لوگ غرباء کے ساتھ اچھے سلوک سے پیش نہیں آتے بلکہ ان کو حقیر سمجھتے ہیں۔ مجھے ڈر ہے کہ وہ خود اس مصیبت میں مبتلا نہ ہو جاویں۔ اللہ تعالیٰ نے جن پر فضل کیا ہے اس کی شکر گذاری یہی ہے کہ اس کی مخلوق کے ساتھ احسان اور سلوک کریں۔ اور اس خداداد فضل پر تکبر نہ کریں اور وحشیوں کی طرح غرباء کو کچل نہ ڈالیں۔ (ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۱۰۳۔ ۲۷ ستمبر ۱۹۰۵)

بقیہ صفحہ (1)

فتویٰ لے لیا کریں کیونکہ اگر ایمان کی تھوڑی سی بھی رمق ہوگی۔ تو آپ کا دل صحیح فتویٰ دے دے گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ نیکی وہ ہے جس پر تیرا دل مطمئن ہو اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شیطانی وساوس سے بچنے کیلئے قرآن کریم کی آخری تین سورتیں سورہ اخلاص سورہ الفلق اور سورہ الناس پڑھا کرتے تھے حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری دو سورتوں کو پڑھ کر جنہیں معوذتین کہا جاتا ہے رات کو سوتے وقت اپنے جسم پر مل لیتے تھے۔ حضور انور نے آخر پر فرمایا اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسی راہوں پر چلائے جو حقیقت میں ہمیں اس کی طرف لے جانے والی ہوں اور ہم شیطانی وسوسوں سے بچ کر خدا کے فضل مانگتے ہوئے اس کی پناہ میں آنے کی کوشش کریں۔

اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے حضور انور نے اپنے دورہ کینیڈا کے حالات بیان فرمائے اور احباب جماعت احمدیہ کینیڈا اور امریکہ کے اخلاص و وفا کا ذکر فرمایا۔ فرمایا کینیڈا میں ٹورانٹو میں دو جگہ پر احمدیوں کی بڑی آبادی ہے جس کا غیروں پر بڑا اچھا اثر ہے۔ جہاں ہماری مسجد ہے اس جگہ کا نام احمدیہ پیس ولیج ہے یہاں تقریباً ۳۰۰ احمدی گھر آباد ہیں مسجد میں حاضری عام دنوں میں بھی بڑی اچھی ہوتی ہے اور وہاں جا کر چھوٹے ربوہ کا احساس ہوتا ہے بڑی سڑک سے مڑتے ہی چھوٹی سڑکیں خلفاء کے نام پر اور حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب اور ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے نام پر منسوب ہیں یہاں مسجد کے ساتھ جماعت کا قریباً ۵۰ ایکڑ رقبہ ہے جہاں آئندہ وسیع جماعتی عمارتیں ہونگی۔ انشاء اللہ۔ حضور انور نے فرمایا روزانہ ہی مسجد کے احاطہ میں احباب جماعت کی ایسی بھیڑ لگی رہتی تھی اور ایسا محسوس ہوتا تھا کہ بعض لوگ گھروں کو جاتے ہی نہیں حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ کینیڈا کے صفائی کے معیار کی بھی تعریف فرمائی فرمایا جلسے میں ۲۱ ہزار سے زائد حاضری تھی جسمیں ۳۱ ملکوں کی نمائندگی ہوئی امریکہ سے بھی ۴ ہزار مرد و زن شامل ہوئے حضور انور نے جلسہ کے انتظامات کی بھی تعریف فرمائی اور فرمایا اللہ تعالیٰ تمام کارکنان کو جزائے خیر عطا کرے جنہوں نے احسن رنگ میں سارا انتظام سرانجام دیا اور آخر پر فرمایا کہ عام مسلمانوں کیلئے بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ انہیں ملاؤں کے مظالم سے نجات دے جنہوں نے مسلمانوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے انہیں منتشر کر رکھا ہے۔

اخبار بدر میں اشتہارات دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

شریف جیولرز
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
فون دوکان 0092-4524-212515
رہائش 0092-4524-212300

سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے دورۂ ہالینڈ کی بعض جھلکیاں

قسط 3 آخری

نئی نسل کی تربیت کی ذمہ داری ماؤں پر عائد ہوتی ہے۔ اپنی نئی نسلوں کی اٹھان ایسے نیک ماحول میں کریں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے ہوں۔

اگر بچوں کو نیکی کی راہ پر چلتے ہوئے دیکھنا ہے تو پہلے خود تقویٰ پر قدم مارنا ہوگا اور رحمان خدا کا بندہ بننا ہوگا۔

(ہالینڈ میں جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ سے خطابات)

جماعت اور ذیلی تنظیموں کی مجالس عاملہ کے ساتھ میٹنگز۔ چلڈرن کلاس میں شمولیت، تقریب آمین کا انعقاد، فیملی ملاقاتیں، ایک تفریحی پکنک اور دیگر مصروفیات

(رپورٹ: اخلاق احمد انجم)

یکم جون ۲۰۰۴ء بروز منگل:

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ یکم جون ۲۰۰۴ء کو نماز فجر بیت السبوح میں پڑھائی۔

آج فرینکفورٹ سے تین گھنٹے کی مسافت پر جرمنی کے ایک مشہور ترین علاقہ بلیک فارسٹ (Schawailzwald) میں پکنک کا پروگرام تھا۔ یہ علاقہ جرمنی کے شہر ہائیڈل برگ سے شروع ہو کر فرانس اور سوئٹزرلینڈ کے سرحدی علاقوں تک پھیلا ہوا ہے۔ اس علاقہ میں گھنے جنگلات ہیں۔ درختوں کا رنگ گہرا سبزی مائل ہے۔ پورا علاقہ خوبصورت جھیلوں سے بھرا پڑا ہے۔ بعض علاقوں میں ایسا پانی بھی موجود ہے جو کہ مختلف کیمیاوی اجزاء اپنے اندر رکھتا ہے اور کئی بیماریوں کے لئے شفا کا موجب سمجھا جاتا ہے۔

صبح دس بجے کے قریب حضور انور ایدہ اللہ کا قافلہ Schawailzwald کے لئے روانہ ہوا۔ اور ساڑھے بارہ بجے ایک شہر 'بادن بادن' میں پہنچا۔ یہ ایک خوبصورت شہر ہے اور سیاح بڑی کثرت سے اس علاقہ میں آتے ہیں۔ امیر صاحب جرمنی نے حضور انور سے اس شہر کے خوبصورت مقام کی سیر کے لئے درخواست کی۔ حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ اپنی گاڑی سے باہر تشریف لائے اور اس شہر کے بعض خوبصورت مقامات کا ایک Round کیا۔ حضور ایک آرٹ گیلری میں بھی تشریف لے گئے۔ وہاں پر ایک واٹر ٹیپ (Tap) میں ایک ایسے چشمے سے پانی آتا ہے جس کے بارہ میں یہ کہا جاتا ہے کہ یہ کئی بیماریوں کے لئے شفا کا موجب ہے۔ یہ پانی گرم ہوتا ہے اور علاقہ کے لوگ اور سیاح اس پانی کو پیتے ہیں اور بوتلوں میں بھر کر گھروں میں بھی لے جاتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ نے بھی اس چشمہ سے پانی پیا اور حضور انور نے اس کے بارہ میں معلومات حاصل کیں۔ اس کے بعد ملحقہ پارک میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔ حضور انور نے تھوڑی دیر کے لئے اس پارک میں قیام کیا اور علاقہ کی Movie بھی بنائی۔ بعدہ ایک پہاڑی مقام پر واقع قلعہ دیکھنے کے لئے حضور انور تشریف لے گئے اور وہاں پر تھوڑی دیر کے لئے چہل قدمی فرمائی اور تصاویر بھی لیں اور ویڈیو بھی بنائی۔

دو بجے کے قریب Hundsbach پہنچے جہاں پکنک وغیرہ کے لئے انتظامات کئے گئے تھے۔ وہاں پر جماعت احمدیہ جرمنی کی مجلس عاملہ کے بعض ممبران اور مبلغین کرام اور ان کی فیملیز پہلے سے موجود تھے۔ انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ کا استقبال کیا۔ وہاں پر موجود ناصرات نے ترانہ بھی پیش کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ پہلے نمازیں پڑھ لیں اس کے بعد باقی پروگرام ہوں گے۔ حضور انور نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ اس کے بعد "باربے کیو" کے ساتھ سب کی تواضع کی گئی۔ حضور انور ایدہ اللہ نے بھی مبلغین کرام اور دوسرے احباب کے ساتھ بیٹھ کر کھانا تناول فرمایا۔ اس کے بعد حضور انور بڑی دیر مبلغین سے گفتگو فرماتے رہے۔ پھر مبلغین کے ساتھ اور ان کے بچوں سمیت تصاویر بھی ہوئیں۔ اور بہت سے گروپس فوٹوز بنوانے کی حضور انور نے اجازت عطا فرمائی۔ دو بچوں نے 'سیدی، مرشدی، مشفقی' والی نظم ترنم سے پڑھی۔

اس کے بعد حضور انور نے تھوڑی دیر کے لئے بیڈمنٹن کھیلا۔ حضور انور کے ساتھ مکرم زبیر خلیل خان صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ جرمنی کو بیڈمنٹن کھیلنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

بیڈمنٹن کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بڑی دیر تک کرکٹ کھیلتے رہے اور خوب لطف اندوز ہوئے۔ وہاں پر موجود اکثر بچوں اور بڑوں کو بالنگ کرانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس موقع پر ہلکی ہلکی بارش ہو رہی تھی لیکن حضور انور مسلسل گراؤنڈ میں گیم سے لطف اندوز ہوتے رہے۔ ایک دم موسلا دھار بارش شروع ہو گئی جس پر گیسٹ ہاؤس کے ایک ہال میں سب احباب اپنے پیارے آقا کے گرد دائرہ بنا کر بیٹھ گئے۔ حضور انور نے مبلغین سے فیلڈ میں پیش آنے والے ایمان افروز واقعات سنے اور انہیں ہدایات بھی دیں۔ اس طرح یہ پروگرام شام پانچ بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد فرینکفورٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ راستہ میں ایک خوبصورت جھیل کے کنارے تھوڑی دیر کے لئے رکے اور وہاں تھوڑی دیر کے لئے چہل قدمی فرمائی۔ حضور انور نے جھیل کے خوبصورت منظر کی اپنے کیمرہ سے ویڈیو بھی بنائی۔

شام ۹ بجے کے قریب فرینکفورٹ بیت السبوح میں آمد ہوئی۔ حضور انور نے نماز مغرب و عشاء پڑھائیں اور اس طرح آج کی مصروفیات اپنے اختتام کو پہنچیں۔

۲ر جون ۲۰۰۴ء بروز بدھ:

مورخہ ۲ر جون ۲۰۰۴ء کو سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز فجر صبح چار بج کر ۳۰ منٹ پر بیت السبوح میں پڑھائی۔ دس بجے ہالینڈ کے لئے روانگی کا پروگرام تھا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ صبح ۹ بج کر ۵۵ منٹ پر اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور پہلے حفاظت خاص کی ڈیوٹی دینے والے نوجوانوں کو شرف مصافحہ عطا فرمایا، پھر بیت السبوح کے کمپاؤنڈ میں تشریف لائے اور وہاں پر موجود فرینکفورٹ کی لوکل مجلس عاملہ اور مختلف ڈیوٹیاں اور خدمت سرانجام دینے والے معاونین اور کارکنان کو شرف مصافحہ بخشا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیت السبوح کے احاطہ میں موجود احباب مرد و زن اور بچوں کو السلام علیکم کہا۔ یہ سب احباب حضور انور کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے اور اپنے آقا کو الوداع کہنے کے لئے صبح سے جمع ہوئے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے الوداعی دعا کروائی اور دس بج کر ۱۵ منٹ پر ہالینڈ کے لئے روانگی ہوئی۔

مکرم امیر صاحب جرمنی، مکرم مبلغ انچارج صاحب جرمنی اور مجلس عاملہ جرمنی کے بعض احباب بھی ہالینڈ کے بارڈر تک الوداع کہنے کے لئے حضور انور ایدہ اللہ کے قافلہ کے ساتھ آئے تھے۔ دو گھنٹے کی مسافت کے بعد حضور انور کا قافلہ جرمنی کی آخری حدود میں داخل ہوا۔ ہالینڈ کے بارڈر سے تھوڑی دیر پہلے ایک مقام پر ہالینڈ کے امیر صاحب اپنی عاملہ اور چند ممبران کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ اپنی کار سے باہر تشریف لائے تو مکرم امیر صاحب ہالینڈ نے آگے بڑھ کر حضور کا استقبال کیا۔ حضور انور نے استقبالیہ ٹیم کے باقی ممبران کو بھی شرف مصافحہ عطا فرمایا اور پھر امیر صاحب جرمنی اور الوداعی ٹیم کے احباب کو مصافحہ کی سعادت حاصل ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ نے امیر صاحب جرمنی کا شکریہ ادا کیا اور اس کے بعد نن سپیٹ ہالینڈ کے لئے روانگی ہوئی۔

۲ بج کر ۵ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ نے نن سپیٹ کے مشن ہاؤس میں ورود فرمایا تو احباب جماعت نے حضور انور ایدہ اللہ کا استقبال کیا۔ ناصرات الاحمدیہ نے حضور کی آمد پر ترانہ پیش کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ نے تمام احباب جماعت کو السلام علیکم کہا اور پھر اپنی قیامگاہ میں تشریف لے گئے۔

۶ بج کر ۳۰ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ نے نماز ظہر و عصر مسجد بیت النور میں پڑھائیں جس کے بعد حضور اپنے دفتر میں تشریف لے گئے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ جس کے بعد فیملی ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا۔ جو رات 9 بجے تک جاری رہا۔ 35 فیملیز کے 142 افراد نے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ دس بجے حضور انور ایدہ اللہ نے نماز مغرب و عشاء پڑھائیں جس کے بعد آج کی مصروفیات اپنے اختتام کو پہنچیں۔

۳ر جون ۲۰۰۴ء بروز جمعرات:

حضور انور ایدہ اللہ نے نماز فجر بیت النور نن سپیٹ میں صبح 4 بج کر 15 منٹ پر پڑھائی۔ حضور انور نے آج دفتری امور سرانجام دئے اور 30 فیملیز کے 135 افراد کو شرف ملاقات عطا فرمایا۔

۹ بجے شام باربے کیو کا پروگرام تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ بھی اس میں رونق افروز رہے۔ دس بجے مغرب و عشاء کی نمازوں کے بعد آج کی مصروفیات اپنے اختتام کو پہنچیں۔

۴ر جون ۲۰۰۴ء بروز جمعۃ المبارک:

حضور انور ایدہ اللہ نے صبح 4 بج کر 15 منٹ پر نماز فجر بیت النور نن سپیٹ میں پڑھائی۔

ایک بج کر 45 منٹ پر حضور انور اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور پرچم کشائی کی تقریب عمل میں آئی۔ حضور انور ایدہ اللہ نے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ امیر صاحب ہالینڈ نے ہالینڈ کا قومی پرچم لہرایا۔ اس کے بعد حضور نے دعا کروائی۔

دعا کے بعد جلسہ گاہ کی طرف روانگی ہوئی جو بیت النور سے تین چار منٹ کے فاصلے پر واقعہ تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ پیدل جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور خطبہ ارشاد فرمایا جس میں تمام دنیا کے احمدیوں کو دعوت الی اللہ کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ کوشش کریں کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق شیطان کے پنجے سے نکل کر اس کی عبادت کرنے والی بن جائے۔ آپ نے دعوت الی اللہ کے لئے دعائیں کرنے اور خدا کے حضور جھکے رہنے کی تلقین فرمائی اور فرمایا کہ اس کے نتیجہ میں بے انتہا برکت پڑے گی۔

حضور انور نے نماز جمعہ اور عصر جمع کر کے پڑھائیں جس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ اپنی قیامگاہ میں تشریف لے آئے۔

حضور انور شام چھ بجے اپنے دفتر میں تشریف لائے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ جس کے بعد فیملی ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا جو شام ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہا۔ 29 فیملیز کے 113 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

فیملی ملاقاتوں کے بعد نیشنل مجلس عاملہ ہالینڈ کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ میٹنگ ہوئی جس میں حضور انور نے ممبران مجلس عاملہ سے تعارف حاصل کیا اور ان کے کاموں کا جائزہ لیا اور ہدایات سے نوازا۔

حضور نے سیکرٹری سمعی و بصری کو ہدایات دیتے ہوئے فرمایا کہ MTA کے لئے ایک ماہ میں ایک پروگرام ضرور بھجوایا کریں۔ اسی طرح امور عامہ کے کاموں کا جائزہ لینے کے بعد فرمایا کہ وہ ایسے لوگوں کے لئے کام کی تلاش میں مدد کریں جن کے پاس Job نہیں ہیں۔ صرف لڑائی جھگڑوں کو نمٹانا ہی امور عامہ کا کام نہیں بلکہ وہ ایسے بچوں اور بچیوں کی لسٹیں بنائیں جو پڑھائی نہیں کرتے۔ پھر یہ کہ جو لڑکے اور لڑکیاں شادی کے قابل ہیں ان کی لسٹیں بنائیں۔

اسی طرح حضور انور نے شعبہ تبلیغ، تربیت، اشاعت اور وقف جدید کے کاموں کا بھی جائزہ لیا اور تفصیلی ہدایات دیں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے نماز مغرب و عشاء مقام جلسہ میں تشریف لے جا کر پڑھائیں اور اس طرح آج کی مصروفیات اپنے اختتام کو پہنچیں۔

۵ر جون ۲۰۰۴ء بروز ہفتہ:

حضور انور ایدہ اللہ نے نماز فجر بیت النور نن سپیٹ میں صبح 4 بج کر 15 منٹ پر پڑھائی۔

بارہ بج کر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ لجنہ اماء اللہ ہالینڈ سے خطاب کے لئے جلسہ گاہ کی طرف تشریف لے گئے۔ تلاوت قرآن کریم اور حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے منظوم کلام کے بعد ایک بجے حضور انور نے اپنے خطاب کا آغاز فرمایا جس میں احمدی خواتین کو ان کے حقوق و فرائض کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ نئی نسل کی تربیت کی ذمہ داری ماؤں پر عائد ہوتی ہے۔ فرمایا کہ قرآن کریم کی تعلیم کی روشنی میں تقویٰ پر چلتے ہوئے اپنے بچوں کی تربیت کریں۔ فرمایا اپنے بچوں کی بھلائی اور تربیت کی خاطر خود بھی اپنے اندر نیک اور پاک تبدیلی پیدا کریں اور اپنے پیدا کرنے والے کی عبادت پر زور دیں۔ اپنی روایات کی حفاظت کرنے والی بنیں۔ اس معاشرہ کی اچھی روایات کو اپنائیں۔ خاوندوں کے گھروں کی حفاظت کریں۔ اپنی نئی نسلوں کی اٹھان ایسے نیک ماحول میں کریں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ کے خطاب کے بعد ناصرات الاحمدیہ نے اردو اور بنگلہ زبان میں ترانے پیش کرتے ہوئے حضور انور کی ہالینڈ تشریف آوری پر خوش آمدید کہا۔ اس موقع پر غانا کی خواتین نے بھی اپنے مخصوص انداز میں آنحضرت ﷺ پر درود وسلام کے نذرانے پیش کئے۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے نماز ظہر و عصر جلسہ گاہ میں پڑھائیں۔

شام پانچ بجے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ چلڈرن کلاس کے لئے بیت النور میں تشریف لائے۔ اس کلاس میں پورے ہالینڈ سے بچے اور بچیاں شریک ہوئیں۔ چلڈرن کلاس کے دوران ہی قرآن کریم کا دور مکمل کرنے والے بچوں اور بچیوں کی آمین کی تقریب بھی ہوئی۔

چلڈرن کلاس کے بعد حضور ایدہ اللہ اپنے دفتر میں تشریف لائے اور فیملی ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا۔ 15 فیملیز کے 58 افراد نے شرف ملاقات حاصل کیا۔

شام سات بجے سے لے کر رات دس بجے تک مجالس عاملہ لجنہ اماء اللہ، خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ میٹنگز ہوئیں جن میں حضور انور نے ذیلی تنظیموں کے کاموں کا جائزہ لیا اور ان کو ہدایات سے نوازا۔ خدام الاحمدیہ کو نومبائعین کی تربیت کی طرف خاص توجہ دینے کی ہدایت فرمائی اور فرمایا کہ ان کو نظام جماعت میں مدغم کریں تا کہ ان کو علم ہو کہ یہ جماعت ہے۔ پوری طرح ان کو جماعت کے عقائد کا علم ہو، صرف یہ نہیں کہ وہ ایک کلب کے ممبر ہیں۔

حضور نے انصار کو اپنی تربیت کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ انصار اپنے گھروں کی نگرانی کریں اور بچوں کی تربیت کریں۔ گھروں میں بیویوں سے حسن سلوک کریں۔ میٹنگز کے بعد حضور انور تھوڑی دیر کے لئے اپنی قیام گاہ میں تشریف لے گئے اور پھر سوا دس بجے جلسہ گاہ میں نماز مغرب و عشاء پڑھائیں۔ اس طرح آج کی مصروفیات اپنے اختتام کو پہنچیں۔

۶ر جون ۲۰۰۴ء بروز اتوار:

حضور انور ایدہ اللہ نے نماز فجر بیت النور نن سپیٹ میں صبح 4 بج کر 15 منٹ پر پڑھائی۔

آج ہالینڈ کے جلسے کا آخری دن تھا۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ 12-30 بجے جلسہ گاہ میں رونق افروز ہوئے۔ تلاوت قرآن کریم اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے اپنے اختتامی خطاب کا آغاز فرمایا اور قرآن کریم کی آیت ﴿رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا﴾ کی روشنی میں فرمایا کہ اس آیت میں بیویوں اور اولادوں کی طرف سے جس آنکھوں کی ٹھنڈک کا ذکر ہے وہ تبھی پہنچ سکتی ہے جب ہمیں یہ تسلی ہو جائے کہ ہم ایسے گھرانوں کے سربراہ ہوں جن کے بیوی بچے تقویٰ پر قدم مارنے والے ہیں۔ تقویٰ کی راہوں پر چلنے والے ہیں اور حقیقت میں عباد الرحمٰن ہیں۔

فرمایا: امام بننے کی یہ دعا ہم پر اہم ذمہ داری ڈالتی ہے۔ اگر ہم نے اپنی بیویوں کی طرف سے سکون حاصل کرنا ہے، اگر اپنے بچوں کو نیکی کی راہ پر چلتے ہوئے دیکھنا ہے اور یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے مرنے کے بعد ہماری اولادیں ہمارے لئے نیک نامی کا باعث بنیں تو ہمیں خود تقویٰ پر قدم مارنا ہوگا۔ رحمٰن خدا کا بندہ بننا ہوگا اور اس کے احکامات پر عمل کرنا ہوگا۔ شیطان کے ہر حملے سے اللہ تعالیٰ کی مدد سے بچنا ہوگا۔ اپنے وقت اور اپنی خواہشات کی قربانی دینی ہوگی۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: گھر کی اکائی سے لے کر خلافت کے ادارے تک اگر ہر ایک شخص اس کوشش میں مصروف ہوگا کہ اپنے میں تقویٰ پیدا کرے اور اپنے گھر کے افراد میں بھی تقویٰ پیدا کرے تو پھر اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والوں اور عباد الرحمٰن کی ایک لڑی بنتی چلی جائے گی۔

حضور انور نے فرمایا: کانوں کا تقویٰ اختیار کریں بے ہودگیوں کے سننے سے اپنے کانوں کو بچائیں۔ جہاں چغلیاں ہو رہی ہوں، غیبت ہو رہی ہو وہاں نہ بیٹھیں تا کہ یہ فضول گوئیاں آپ کے کانوں تک نہ پہنچیں۔ پھر فرمایا: آنکھوں کو بھی بدنظری سے بچائیں، عہدیداران کو فرمایا کہ وہ اپنے غصہ کو دبائیں۔

حضور انور نے تقویٰ کے بارہ میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے ارشادات پیش فرمائے اور فرمایا کہ تقویٰ کے معیار حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہر شخص اپنا محاسبہ کرتا رہے اور اپنا جائزہ لیتا رہے۔

خطاب کے بعد حضور انور ازراہ شفقت لجنہ کی جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے اور ان کو الوداعی السلام علیکم کہا۔ غانا کی احمدی خواتین نے درود شریف اور کلمہ طیبہ اپنے خاص انداز میں پیش کیا۔ اس کے بعد حضور انور واپس مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے تو جلسہ گاہ نعرہ ہائے تکبیر سے گونجنے لگا۔ غانا کے احمدی مردوں نے بھی حضور انور ایدہ اللہ کی اجازت سے اپنے خاص انداز میں کلمہ طیبہ اور درود شریف کا بلند آواز میں ورد کیا اور نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔ ایک غانین دوست نے بڑی لمبی اور بلند آواز سے نعرۂ تکبیر بلند کیا تو حضور نے فرمایا: اس طرح نعرہ لگانا چاہئے۔ اس کے بعد بنگلہ دیش کے ایک نوجوان نے بڑی خوش الحانی سے اذان دی جس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں اور پھر الوداعی سلام کے بعد اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

شام چھ بج کر پندرہ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ اپنے دفتر تشریف لائے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ اس کے بعد فیملی ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا۔ 54 فیملیز کے 221 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ دس بج کر 15 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ نے مسجد بیت النور میں نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں اور اس طرح آج کی مصروفیات اپنے اختتام کو پہنچیں۔

ہالینڈ میں قیام کے دوران حضور انور ایدہ اللہ نے اپنی دیگر مصروفیات کے علاوہ 658 احباب کو شرف ملاقات عطا فرمایا۔

۷ر جون ۲۰۰۴ء بروز سوموار:

حضور انور ایدہ اللہ نے نماز فجر بیت النور نن سپیٹ میں صبح 4 بج کر 15 منٹ پر پڑھائی۔

آج لندن کے لئے روانگی کا پروگرام تھا۔ احباب جماعت حضور انور ایدہ اللہ کو الوداع کہنے کے لئے مشن کے باہر کی سڑک پر قطاروں میں کھڑے تھے۔ خواتین بھی کثیر تعداد میں موجود تھیں۔ جب حضور انور ایدہ اللہ اپنی قیامگاہ سے باہر تشریف لائے تو امیر صاحب ہالینڈ نے آگے بڑھ کر شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ کچھ دیر کے لئے امیر صاحب سے گفتگو فرماتے رہے اور انہیں نن سپیٹ مشن ہاؤس کی عمارتوں کی Renovation وغیرہ کے متعلق ہدایات دیں۔ اس کے بعد حضور انور لجنہ اماء اللہ کی طرف متوجہ ہوئے اور ان کو الوداعی سلام کہا۔ اس کے بعد سڑک پر کھڑے احباب جماعت کو ہاتھ ہلا کر الوداعی سلام کہا اور پھر دعا کے بعد تقریباً گیارہ بجے قافلہ فرانس کی پورٹ کے لئے روانہ ہوا۔ امیر صاحب ہالینڈ اور مجلس عاملہ کے بعض ممبران مکرم نعیم احمد وڑائچ صاحب مبلغ سلسلہ بھی حضور انور ایدہ اللہ کو پورٹ تک چھوڑنے کے لئے قافلہ کے ساتھ روانہ ہوئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے قافلہ میں حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کے علاوہ مکرم منیر احمد صاحب جاوید پرائیویٹ سیکرٹری، مکرم بشیر احمد صاحب، مکرم میجر محمود احمد صاحب، مکرم ناصر احمد سعید صاحب، مکرم سجاد احمد ملک صاحب، مکرم محمود احمد خان صاحب، مکرم نصیر الدین ہمایوں صاحب اور خاکسار اخلاق احمد انجم کو بھی شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔

راستہ میں بلجیم کے نزدیک ایک ہوٹل (Resturant) پر قافلہ رکا۔ یہاں جماعت کی طرف سے کھانے اور ریفریشمنٹ وغیرہ کا انتظام تھا۔ یہاں ہی حضور انور ایدہ اللہ نے ہوٹل سے ملحقہ پارک میں نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد قافلہ دوبارہ سفر پر روانہ ہوا۔

ساڑھے تین بجے کے قریب قافلہ Callis کی Sea Port پر پہنچا تو وہاں امیر صاحب فرانس مکرم اشفاق ربانی صاحب اپنی ٹیم کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ جب حضور انور ایدہ اللہ اپنی گاڑی سے باہر تشریف لائے تو

بقیہ صفحہ (13) پر ملاحظہ فرمائیں

بھدرواہ میں احمدیت

محمد عبداللہ منڈاشی بھدرواہ صوبہ جموں کشمیر

غالباً 1936-37ء کی بات ہے کہ مجھے امام جامع مسجد بھدرواہ مولوی عبدالعزیز صاحب آخون جو کہ میرے قرآن شریف پڑھانے کے اُستاد بھی تھے انکے شیئاً للہ یعنی اللہ کے سوا دوسرے مرحوم بزرگوں سے امداد مانگنے کا نام رکھا ہے کے پڑھنے پر کچھ نفرت سی ہونے لگی میں نے توحید کے متعلق کتابیں پڑھی تھیں لہٰذا میں توحید پرست ہونے کی وجہ سے شیئاً للہ پڑھنے یا سننے سے دور بھاگتا تھا اس سلسلہ میں بھدرواہ میں لاہوری جماعت یعنی پیغامیوں کی ایک لائبریری تھی میں وہاں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں فتح اسلام، توضیح المرام، آئینہ کمالات اسلام وغیرہ کتابیں لے جاکر پڑھتا رہا جن سے میں بہت متاثر ہوا میں نے یقین کیا کہ ہونہ ہو امام مہدی یہی ہوں ابھی اسی شش و پنج میں تھا اور دوستوں سے بھی اس کے متعلق گفتگو ہوتی رہی یعنی خواجہ عبدالرحمان خان صاحب میر جمال الدین صاحب مرحوم اور بھی کئی دوست۔ یہ حضرت مرزا صاحب کے مخالف تھے مگر میں ان کی سچائی پر یقین رکھتا تھا۔ بہت عرصہ یہ سلسلہ چلتا رہا ان دنوں میں خواجہ غلام رسول صاحب گنائی (عرف شال) کی دوکان پر درزیوں کا کام کرتا تھا اور یہ دوست بھی یعنی عبدالرحمان خان، میر جمال الدین صاحب مرحوم، عبدالرحمان ملک صاحب مرحوم آکر بیٹھتے اور بات چیت ہوتی رہتی غالباً 1939-40ء میں صحیح سن یاد نہیں ہم سب دوکان پر بیٹھتے یہی باتیں کر رہے تھے سامنے بازار سے ایک شخص مولویانہ لباس میں آتا ہوا دیکھا خیال کیا کوئی مولوی ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک شخص آیا اُس نے کہا کہ یہ مولوی بٹالہ کا رہنے والا نام مولوی محمد حسین ہے۔ لاہوریوں کی لائبریری میں بیٹھا ہے۔ میں نے خیال ظاہر کیا کہ حضرت میرزا صاحب کی کتابوں میں مولوی محمد حسین بٹالوی کا ذکر پڑھا ہے۔ جو سخت مخالف ہے۔ شاید یہی وہ مولوی صاحب ہو۔ خان صاحب اسی وقت اُٹھ کر چلے گئے اب مجھے پتہ نہیں خان صاحب کہاں گئے میں گھر گیا صبح حسب معمول دوکان پر آیا تو خواجہ غلام رسول صاحب گنائی عرف شال مالک دوکان مجھے کہتے ہیں کہ عبدالرحمان خان صاحب نے رات قادیانی احمدی ہونے کی بیعت کی ہے۔ میں حیران ہوا کہ کل تک تو وہ حضرت مرزا صاحب کے سچا ہونے میں ہی بحث کرتے تھے اب نبی ماننے کیلئے تیار ہوگئے تھوڑی دیر گذرنے کے بعد حسب معمول خانصاحب آئے میں نے پوچھا کہ اتنا انقلاب جلدی کس طرح برپا ہوا کہنے لگے میں مولوی صاحب کے پاس جاکر بیٹھ گیا اُنہوں نے تبلیغ کرنی شروع کی اُن کی باتیں میرے دل پر اثر کرتی چلی گئیں میں نے آخر پر اور کچھ بحث نہیں کی صرف قرآن کریم اُٹھا کر مولوی صاحب کے سر پر رکھا اور کہا کیا یہی امام مہدی اور مسیح ہیں اُنہوں نے کہا ہاں یہی ہیں بس میں نے بیعت فارم پُر کردیا۔ لہٰذا اس روز شام کے وقت میں بھی مولوی صاحب کے پاس گیا میں تو پہلے ہی حضرت میرزا صاحب کو سچا سمجھ رہا تھا تھوڑی سی گفتگو کے بعد میں نے بھی بیعت کرلی پھر جمال الدین صاحب میر مرحوم اور خواجہ عبدالرحمان صاحب ملک مرحوم نے بھی انہی دنوں میں اور خواجہ غلام رسول صاحب خطیب مرحوم جو غیر مبائعین میں تھے بیعت کر کے شامل ہوگئے۔ گویا تھوڑے دنوں میں ہی ہم پانچ آدمی جماعت احمدیہ میں شامل ہوکر بھدرواہ میں جماعت احمدیہ کی بنیاد پڑی اب معلوم ہوا کہ مولوی محمد حسین بٹالوی نہیں تھے بلکہ احمدی مولوی محمد حسین رضی اللہ عنہ سبز پگڑی والے تھے۔ انہوں نے سوچا کہ جماعت کی بنیاد تو بھدرواہ میں پڑگئی مگر ان کی جب تک تربیت اور واقفیت نہ ہو ان کا ثابت قدم رہنا محال ہے۔ لہٰذا پانچ چھ ماہ یہاں رہنے کا ارادہ فرمایا مگر فی الحال قادیان جاکر اپنے بیوی بچے بھدرواہ لانے کا خیال ظاہر کیا اور یہ ارادہ کیا کہ قادیان پیدل راستہ جو کہ لوانگ، بنہڑی، بسولی ہوتا ہوا جاتا ہے پیدل چلے جاویں۔ اور ۵-۴ دن کا پیدل سفر ہے۔ ہم نے مشورہ دیا پہلے دن لوانگ ایک جگہ ہے وہاں چلے جاویں وہاں پر ہمارے دوست اور ہمسایہ خواجہ محمد صدیق فانی صاحب مرحوم اور حیدر خان صاحب مرحوم برادر عبدالرحمان خان صاحب بوجہ کاروبار رہتے ہیں ان کے پاس چلے جاویں رات آرام بھی ملے گا اور اُن کو تبلیغ بھی ہوگی فانی صاحب میری طرح پہلے ہی حضرت مرزا صاحب کے سچائی کے قائل تھے۔ مولوی صاحب لوانگ پہنچے فانی صاحب نے ان کی اچھی خاطر مدارات کی۔ مولوی صاحب نے بھدرواہ میں ہمارے احمدی ہونے کا ذکر کیا تو وہاں ان دونوں نے بیعت فارم پُر کیا وہاں سے مولوی صاحب قادیان چلے گئے وہاں سے ایک بیوی اور ایک بچی بنام بشریٰ ساتھ لیکر جموں کے راستہ بھدرواہ کیلئے روانہ ہوئے۔ جموں میں مکرم غلام محمد صاحب خادم رنگریز بازار دیوتھلی جو کہ احمدی تھے کے ہاں چلے گئے وہاں پر ہمارے پڑوسی ماسٹر عبدالکریم صاحب زرگر اپنی کسی نوکری کی تلاش میں اسی محلہ میں رہتے تھے اور خادم صاحب کے آنا جانا تھا۔ مولوی صاحب نے وہاں عبدالکریم صاحب کو تبلیغ کی اور ساتھ یہی ہمارے احمدی ہونے کا ذکر کیا وہ بھی بیعت کر کے شامل ہوگئے اب ہم بھدرواہ میں آٹھ آدمیوں کی جماعت بن گئی اس کے بعد مخالفت شروع ہوگئی غیر احمدی مولوی اور ان کے چیلے چانٹے ہمیں ستانے کی کوشش کرنے لگے مولوی محمد حسین صاحب نے ہماری اچھی طرح تربیت کی ساری ساری رات ہم بھی جاگتے اُن کے پاس رہتے اور جو اعتراضات ہوتے اُن کے جوابات دیتے۔ اور جلسے بھی ہوا کرتے لہٰذا پانچ چھ ماہ وہاں رہکر سردیوں میں واپس قادیان چلے آتے۔

مولوی صاحب کی عدم موجودگی میں بھدرواہ میں ایک غیر احمدی مولوی بنام عزیز دین پونچھ کا رہنے والا آیا اُس نے بہت زہر پھیلایا یعنی یہ جماعت انگریزوں کی تیار کی ہوئی مسلمانوں میں تفرقہ پھیلانے کیلئے ہے۔ اسلام دشمن ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ اس کے بعد سوشل بائیکاٹ ہونا شروع ہوا ابھی ہمارے ماں باپ اور کچھ رشتہ دار خاموش ہی تھے۔ نہ ہمیں کچھ کہتے نہ مخالفوں کو کچھ کہتے۔ اس دوران میری والدہ فوت ہوگئی میں جنازہ پر اس وجہ سے نہیں گیا کہ وہاں امام غیر احمدی ہونا تھا۔ دوسرے احمدی بھائی بھی جنازہ کے ساتھ گئے مگر جنازہ نہیں پڑھا لہٰذا اس روز سے مخالفوں کو پراپگنڈہ کا اچھا موقعہ ہاتھ آیا کہ یہ لوگ ماں باپ کا جنازہ بھی نہیں پڑھتے باقیوں کی بات ہی کیا ہے۔ لہٰذا بائیکاٹ میں اور مخالفت میں بہت زیادتی ہوئی۔ اب رشتہ دار بھی دور دور رہنے لگے۔ ایک روز غیر احمدیوں کا ایک وفد میرے والد صاحب کے پاس آیا اور کہا کہ آپ کا لڑکا ایسا مذہب اختیار کر گیا ہے جس میں خلاف اسلام عقائد کے علاوہ ماں باپ کا جنازہ بھی نہیں پڑھتے۔ لہٰذا مسجد میں متفقہ فیصلہ ہوا ہے کہ ان کا بائیکاٹ کیا جائے لہٰذا آپ بھی اس کو علیحدہ کردیں ورنہ آپ کے ساتھ بھی بائیکاٹ ہو جائے گا۔ میرے والد صاحب میری عادات کو جانتے تھے میں رات کو اُٹھ کر مسجد میں جاتا تہجد پڑھتا دُعائیں کرتا اور روتا تھا۔ بلکہ گھر پر میر جمال الدین صاحب سے بھی بہت بحث ہوا کرتی تھی وہ بھی سُن لیتے تھے ہماری بحثیں سب شریعت اسلام کے اندر ہی ہوا کرتی تھیں۔ ایک دو دفعہ جب میں رات کو اُٹھ کر مسجد چلا گیا میرے والد بھی میرے پیچھے پیچھے چلے آئے یہ سُراغ لگانے کیلئے کہ یہ کہاں جاتا ہے۔ دیکھا میں مسجد میں ہوں یہ اثر میرے والد پر تھا۔ انہوں نے اس وفد کو جواب میں کہا کہ بھائیو حضرت مرزا صاحب کو ماننے والے (یعنی غیر مبائعین) عرصہ سے یہاں پر ہیں اُن کے ساتھ آپ لوگوں نے کبھی ایسا معاملہ نہیں کیا اب میرے متعلق ایسی سختی کیوں یہ جواب سُن کر وفد چلا گیا اب ہمارے سارے گھر کا بائیکاٹ کا اعلان ہوگیا۔ میرے والد صاحب ایسے بائیکاٹ کی تاب نہ لا سکے اُنہوں نے باہر دیہات میں کاروبار کرنے کا پروگرام بنایا ان دنوں امرتسر سے جڑی بوٹی خریدنے والا ایک بیوپاری آیا ہوا تھا اُس کے ساتھ بات کر کے جڑی بوٹی خریدنے کیلئے گاؤں میں چلے گئے کچھ دنوں کے بعد ایک چالان جڑی بوٹی کا بیوپاری کو لاکر دیا اور پھر دوبارہ خریدنے کیلئے گاؤں چلے گئے۔ وہاں جاکر بارشیں شروع ہوگئیں سات روز لگاتار بارش ہوتی رہی کوئی وقفہ نہیں تھا آٹھویں روز بارش بند ہوئی اسی روز گاؤں سے میرے ایک پھوپھی زاد بھائی آئے اور ہمیں اطلاع دی کہ ماموں صاحب (یعنی میرے والد) بارش کے پہلے روز ہی ہمارے گھر سے جڑی بوٹی خریدنے کیلئے دوسرے گاؤں میں چلے گئے ہیں بارشوں میں وہ واپس نہیں آئے جن گاؤں میں وہ جاتے تھے ہم پتہ بھی لیتے رہتے مگر نہ وہاں کہیں ہیں کچھ پتہ نہیں چلا کہ وہ کہا گئے ہیں میں آپ کو اطلاع دینے آیا ہوں اب میں اور میرا چھوٹا بھائی عبدالخالق والد صاحب کو ڈھونڈنے کیلئے نکلے۔ ایک علاقہ کی طرف میں گیا اور ایک علاقہ کی طرف میرا بھائی اور ایک لڑکا غلام مصطفیٰ کاغذگر چلے گئے دو تین روز کی تلاش کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ والد صاحب اُسی طرف گئے ہیں جدھر میرا بھائی ڈھونڈنے گیا ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوا کسی ٹھاٹھری کے رہنے والے شخص نے والد صاحب کو چناب دریا کے کنارے نماز پڑھتے دیکھا تھا۔ مگر اس کے بعد ہی بارش شروع ہوئی اور وہ شخص کسی دوکان پر رہا مگر والد صاحب کو پھر نہیں دیکھا لہٰذا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پاؤں پھسل کر دریا میں گر گئے یا کیا ہوا کچھ معلوم نہیں دریا بہت چڑھا ہوا تھا اور بعد میں متواتر سات روز بارشیں ہوئیں ان کی کچھ تلاش نہ ہوئی لاش بھی نہ مل سکی۔

ایک واقعہ جمال الدین صاحب میر مرحوم کا لکھتا ہوں میر صاحب خود غریب اور سادہ انسان تھے ان کا پھوپھی زاد بھائی ایک عرائض نویس تھا۔ بھدرواہ میں اونچے درجہ کا رئیس بھی تھا۔ اور جموں کشمیر بنک کا سیکرٹری بھی۔ جمال الدین صاحب میر کو اُس نے ہی بنک میں ایک چپڑاسی یا پہرہ دار کی حیثیت سے ملازم کروایا تھا۔ وہ میر صاحب کو بہت احمدیت کی وجہ سے ڈانٹا کرتا تھا۔ اس کا نام منشی عبدالرحمان ملک تھا ایک روز منشی عبدالرحمان ملک عرائض نویس صاحب کے ہاں ختم شریف پڑھنے کیلئے پڑھنے والے جمع ہوئے تھے۔ اب ختم پڑھ چکے تھے ہمارے جمال الدین صاحب میر بھی وہاں پہنچے پھر منشی صاحب نے میر صاحب کو کوسنا شروع کیا

کہ نبی بنایا ہے اب کوئی نبی نہ آئے گا متفقہ عقیدہ ہے۔ وغیرہ وغیرہ اعتراض شروع کئے۔ میر صاحب نے جواب میں کہا کہ قرآن کریم میں نبی کے نہ آنے کا کہیں ذکر نہیں بلکہ نبی آنے کا ذکر ہے۔ منشی صاحب نے کہا قرآن کریم میں نبی آنے کا کہاں ذکر ہے بکواس کرتا ہے وغیرہ وغیرہ میر صاحب نے سورۃ نساء کی آیت نمبر ۷۰ نکال کر دکھادی اور کہا دیکھو یہاں ذکر ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس رسول (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی پیروی کرینگے وہ یہ چار درجے حاصل کرینگے یعنی نبی صدیق شہید صالحین تین درجے تو آپ بھی تسلیم کرتے ہیں اُمت کو ملے ہیں اب نبی کا درجہ ملنا باقی تھا وہ بھی مل گیا۔ منشی صاحب سُن کر حیران ہو گئے کہتے جاتے تھے کہاں ہے دکھاتا جمال الدین صاحب نے قرآن کریم بند کیا اور کہا آپ کو ساٹھ سال قرآن کریم پڑھتے گزرے ہیں روزانہ تلاوت کرتے ہیں اب آپ ہی نکالیں یہ آیت کہاں ہے۔ بس پھر کیا تھا۔ اس مجلس میں ایک بڑے رئیس اور لیڈر کو ایک معمولی انسان نے لاجواب کر دیا اور شرمندہ ہوا مگر بجائے عبرت پکڑنے کے زیادہ بضد ہو گئے اور میر صاحب کو اس نوکری سے جو جموں کشمیر بنک کی ملازمت تھی فارغ کروا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اور ایک سبب کر دیا کہ جو اُس وقت سب جج صاحب ہندو تھا اُس نے سُنا اُس نے ترس کھا کر میر صاحب کو سب جج میں چپراسی کی جگہ بھرتی کیا لہٰذا عارضی جگہ گئی اور مستقل جگہ ملازمت مل گئی۔ ان پر اور بھی فوجداری مقدمات کئے گئے اللہ تعالیٰ نے سب میں بری فرمایا ایک واقعہ خواجہ غلام رسول صاحب خطیب کا لکھتا ہوں۔

ایک روز خواجہ غلام محمد صاحب ملک جو چوٹی کے بھدرواہ میں رئیس تھے ممبر اسمبلی بھی رہ چکے ہیں۔ چوہدری عبدالرزاق صاحب گنائی غیر مبائع کی دوکان پر بیٹھے تھے وہیں ہمارے خواجہ غلام رسول صاحب خطیب بھی بیٹھے تھے۔ ملک صاحب اور خواجہ صاحب کے مابین احمدیت پر کچھ سوال و جواب ہوتا رہا باتوں باتوں میں ملک صاحب کو غصہ آیا اُنہوں نے مُکا مارنے کیلئے ہاتھ اُٹھایا جس وقت مُکا مارنے کیلئے خواجہ صاحب پر ہاتھ آگے کرتا تھا۔ وہاں آرہ لٹکا ہوا تھا۔ اُس آرے کے دانتوں میں ملک صاحب کا مُکا پھنس گیا ملک صاحب خود ہی لہولہان ہو گئے بہت مشکل سے اور آدمیوں نے آرے سے ملک صاحب کا ہاتھ چھڑوایا۔ یہاں بھی وہی واقعہ ہوا بجائے عبرت پکڑنے کے زیادہ بضد ہو گئے اُس روز سے اُن کی سرکردگی میں بائیکاٹ وغیرہ مار پیٹ کا بھی زور ہوا جتنا وہ ہم پر زیادتیاں کرنے لگے اُتنا ہی اللہ تعالیٰ ہمیں ایمان میں مضبوط کرتا رہا۔ مسجد بھی پہلے روز سے ہی ہم پر بند کی گئی تھی اب اور زیادہ پابندی ہو گئی اگر کوئی مسجد میں احمدی نماز پڑھتا دیکھتے زدوکوب کیا جاتا۔ ہم لوگ ان دنوں باہر دریا کے کنارے پتھروں پر نماز پڑھتے بلکہ جمعہ بھی پتھروں پر ہی پڑھتے پھر جب ہمارے والدین گذر گئے گھروں کے مالک ہم ہی رہے تو پھر گھروں میں نماز پڑھنے کی جگہ بنالی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک دو منزلہ مسجد بنانے کی بھی توفیق بخشی یہ جگہ جس پر مسجد تعمیر ہوئی یہ والد صاحب کی خریدی ہوئی تھی ہم دونوں بھائیوں نے اُن کے ایصال ثواب کی خاطر مسجد بنانے کیلئے دے دی۔

ہمارا غیر احمدیوں سے ایک مناظرہ بھی ہوا جس میں ہماری طرف سے ہمارے ہی مولوی محمد حسین صاحب مبلغ اور مرکز سے بھیجے ہوئے مولوی عبدالغفور صاحب مناظر تھے غیر احمدیوں کی طرف سے مولوی لال حسین اختر تھے مناظرہ کامیاب رہا اُس کے بعد ہی اور احباب بھی جماعت میں شامل ہوتے گئے مثلاً خواجہ عبدالغفار صاحب گنائی خواجہ عبدالقدیر صاحب گنائی خواجہ عبدالرشید صاحب گنائی چوہدری محمد ابراہیم صاحب گنائی، چوہدری غلام رسول صاحب گنائی چوہدری عبدالرحیم صاحب، خواجہ عبدالرزاق صاحب منڈاشی وغیرہ جماعت میں شامل ہوئے۔

شروع شروع میں جو حالات ہوئے وہ مختصر طور پر میں نے لکھ دیئے اور بھی کئی واقعات ہیں اگر وہ لکھنے بیٹھیں تو ایک کتاب بن جائے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی جماعت پر بہت فضل فرمائے سب کو آسودہ حال بنایا کسی کو کسی کا محتاج نہیں رکھا۔ اُس کے فضل کے سوا کوئی بھی بھروسہ نہیں۔ پارٹیشن میں بھی ہم سب اپنے اپنے گھروں سے خالی ہاتھ نکلے تھے مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے سوائے عبدالرحمان خان صاحب کے گھر کے سب موجود تھے خانصاحب کا گھر جل گیا تھا۔ پھر خدا تعالیٰ نے فضل کیا اور پھر سب دوستوں کو آسودہ حال بنایا۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہم سب کا انجام بخیر فرمائے۔ آمین۔۔☆

درخواست دُعا

زنجن مہاپاترا اُتواپٹنا کٹک سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں کہ وہ Jyoty Food & Spices Pvt. Ltd. کے نام سے اپنا New Industry کھولنے جارہے ہیں اور اِن کے چھوٹے بھائی جو کہ ایک Mining Engineer ہیں۔ ٹریننگ کیلئے Australia جارہے ہیں۔ دونوں کے مقاصد میں کامیابی کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر-/105 روپے) (محسن خان ننگل باغباں قادیان)

آپ کے خطوط

''وہ پھول جو مُرجھا گئے'' - کتابی شکل میں شائع ہو

آپ کے اِداریئے واقعی قابل تعریف ہیں اور بنگلہ دیش کے بارہ میں تو آپ نے واقعی صحیح مقام پر نشتر لگایا ہے خدا کرے ان لوگوں کو سمجھ آجائے۔

محترم ڈاکٹر عبدالماجد صاحب ایم اے ایم ای ڈی پی ایچ ڈی کینڈا کا خط آپ کے نام پڑھ کر خوشی ہوئی۔ آپ کے اداریہ ''بنگلہ دیش بدقسمتی کی راہ پر'' کے بارہ میں مکرم ڈاکٹر صاحب کی رائے حقائق پر مبنی ہے اور حق بات کہی ہے اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ ''وہ پھول جو مرجھا گئے'' مضامین کے بارہ میں بھی ڈاکٹر صاحب نے پسندیدگی کا اظہار فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے نیز خواہش ظاہر کی ہے کہ یہ مضامین اگر کتابی صورت میں چھپ جائیں تو اہم تاریخی دستاویز ہوگی''۔

آپ کے توسط سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ حصہ اوّل کا دوسرا ایڈیشن چھپ گیا ہے۔ نظارت خدمت درویشان کے ذریعہ ربوہ سے مل سکتا ہے۔ حصہ دوم زیر طبع ہے امید ہے دو ماہ تک سامنے آجائے گا یہ بھی ربوہ میں چھپ رہا ہے۔ یہ بھی ربوہ سے ہی مل سکے گا۔ ڈاکٹر صاحب کا مزید شکریہ۔ (بدرالدین عامل بھٹہ)

معاصرین کی آراء

اُف یہ سیاست اور مطلب پرستی!

''دنیا کتنی بدل گئی اور کس قدر مطلب پرستی پھیل چکی ہے اس کا اندازہ سب کو ہے۔ سیاست قدم قدم پر کی جارہی ہے گھر سے لے کر باہر تک خاندان سے لے کر ملکوں تک اور تو اور، اب تو مذہب میں بھی مذہبی لیڈران اسی وقت سامنے آتے ہیں جب کوئی ان کا مطلب ہوتا ہے۔ گجرات کے فساد پر پوری دنیا میں ہنگامہ تھا اور ہونا بھی چاہئے تھا بہت ہی دردناک منظر تھا جو کچھ ہوا وہ تاریخ کا ایک کالا ورق بن گیا ہے۔ ہندوستان میں تمام مسلم علمائے کرام لیڈران نے گجرات فساد پر اتنے احتجاج کئے اتنے آنسو بہائے اور اتنا غصہ کیا کہ مودی حکومت پوری دنیا میں ایک ظالم حکومت کے نام سے مشہور ہو گئی۔ یہاں تک کہ وزیر اعظم نے بھی کہا کہ وہ باہر جارہے ہیں تو وہ کیا منہ لے کر جائیں گے؟ گجرات کے واقعہ پر افسوس کرنا انسانی فطرت ہے لیکن ذرا دل پر ہاتھ رکھ کر یہی مسلمان انصاف سے بتائیں کہ افغانستان میں طالبان نے وہاں جو ظلم شیعہ مسلمانوں پر ڈھائے، عورتوں کی عصمتیں لوٹیں، چالیس ہزار سے زیادہ شیعہ مسلمان بے دردی سے قتل کئے گئے۔ زندہ زمینوں میں دفن کئے گئے کیا وہ مظلوم نہیں تھے۔ کیا عراق نے کئی برسوں تک وہاں کے شیعہ مسلمانوں کو جس طرح کچلا ان پر ایسے مظالم کئے جن سے انسانیت کانپ اٹھی تمام مذہبی لیڈران اور ان کے خاندانوں کو قتل کر دیا گیا کیا وہ ظلم نہیں تھا۔ اسی طرح آج پاکستان میں جس طرح سے شیعوں کے ساتھ ظالمانہ رویہ اختیار کیا جارہا ہے۔ مسجدوں میں نماز کے دوران نمازی قتل کئے جارہے ہیں، عزاخانوں کی بے حرمتی کی جارہی ہے۔ شیعہ مسلمانوں کو کافر قرار دیا جارہا ہے۔ تو کیا اس پر خاموش رہا جاسکتا ہے اگر گجرات کے مسلمانوں کیلئے صدائے احتجاج بلند کی جاسکتی ہے تو پھر پاکستان کے مسلمانوں پر کیوں نہیں تو پھر کیا سمجھا جائے ہندوستان میں جو کچھ گجرات کیلئے کیا گیا وہ سیاست اور مطلب پرستی نہیں تھی؟ واہ کیا کہنا ایسی ہمدردی اور انسانیت کا گجرات پر تشویش کا اظہار کیا جاسکتا ہے۔ آنسوں بہائے جاسکتے ہیں۔ احتجاج کیا جاسکتا ہے لیکن پاکستانی مسلمانوں کے قتل عام پر ایسی خاموشی اختیار کی جارہی ہے جیسے وہاں شہید ہونے والے شیعہ نمازی گجرات کے مسلمانوں سے الگ مسلمان ہیں۔'' (ہفت روزہ نوروز لکھنؤ ۱۶ مئی ۲۰۰۴ء)

ضروری اعلان

محترم میر محمود احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ تحریر فرماتے ہیں کہ جامعہ احمدیہ ربوہ میں ایک نمائش لگائی جارہی ہے، جس میں جامعہ احمدیہ کے اساتذہ کرام، بزرگان سلسلہ، طلبہ، کارکنان، عمارات، کھیل اور فارغ التحصیل طلبہ میدان عمل میں، کتب و رسائل و تصنیفات جو جامعہ سے متعلق احباب کی ہیں وہ نمائش میں رکھی جائیں گی۔

لہٰذا بذریعہ تحریر ہٰذا یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ بھارت کے احباب کے پاس اگر تقسیم ملک سے پہلے جامعہ احمدیہ اور مدرسہ احمدیہ سے فارغ التحصیل ہونے والے طلباء یا پڑھانے والے اساتذہ کرام کی تصاویر، جامعہ کے متعلق کتب و مضامین، اور مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ کی پرانی عمارتوں کی تصاویر ہوں تو نظارت علیا قادیان کو بھجوادیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ خیرا۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)

منظوری افسر جلسہ سالانہ قادیان

احباب جماعت کی اطلاع کیلئے تحریر ہے کہ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مکرم ڈاکٹر محمد عارف صاحب کی 2004ء کے جلسہ سالانہ قادیان کیلئے بحیثیت افسر جلسہ سالانہ منظوری مرحمت فرمادی ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ الحمدللہ۔ (مرزا وسیم احمد ناظر اعلیٰ قادیان)

پہلا صوبائی اجتماع لجنہ اماء اللہ تامل ناڈو

اللہ تعالیٰ کے فضل سے لجنہ اماء اللہ صوبہ تامل ناڈو کو اپنا پہلا صوبائی اجتماع مورخہ ۲۲ و ۲۳ مئی ۲۰۰۴ء کو مسجد المہدی کوئمبتور میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ۔ اِس اجتماع میں چنئی، میلا پالم، سورن گڈی، اُڈن گڈی کوٹار، شنکرن کویل، توتی کورن، مدورائی اور کوئمبتور کی ۱۲۵ ممبرات لجنہ و ناصرات نے شرکت کی۔ اجتماع منعقد کرنے میں محترم صوبائی امیر صاحب، صوبائی قائد صاحب اور لوکل قائد صاحب نے بھرپور تعاون دیا۔ جزاھم اللہ۔ مہمانوں کو ٹھہرانے کا انتظام محترمہ نور الامین صاحبہ، محترمہ ممتاز صاحبہ اور محترمہ انیسہ صاحبہ کے گھروں میں کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

پہلا دن پہلا اجلاس: مورخہ ۲۲ر مئی ۲۰۰۴ء کو صبح 9:15 بجے تلاوت قرآن کریم سے اجتماع کا آغاز کیا گیا۔ اِس کے بعد لجنہ کا عہد دوہرایا گیا اور پھر نظم کے بعد لجنہ اماء اللہ تامل ناڈو کی صوبائی کارکردگی کی رپورٹ پڑھی گئی اور محترمہ صوبائی صدر صاحبہ لجنہ نے خطاب فرمایا۔ بعدہٗ محترم مولوی ایوب صاحب نے اِس موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام سنایا۔ (پیغام کا متن اسی شمارہ میں صفحہ ۱۶ پر ملاحظہ فرمائیں)۔ اِسی طرح محترمہ بشریٰ طیبہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھارت کا پیغام بھی اِس موقع پر پڑھ کر سُنایا گیا۔ اِس کے بعد محترم صوبائی امیر صاحب نے پردہ کے تعلق سے خطاب فرمایا اور دُعا کروائی پھر ناصرات معیار اوّل۔ دوئم و سوئم کے مختلف مقابلہ جات ہوئے۔

دوسرا اجلاس: دوسرے اجلاس میں تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد لجنہ کے مختلف مقابلہ جات ہوئے۔

دوسرا دن پہلا اجلاس: مورخہ ۲۳ر مئی ۲۰۰۴ء صبح ۱۰:۰۰ بجے تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد لجنہ کے مختلف مقابلہ جات ہوئے اور لجنہ و ناصرات کی چھوٹی چھوٹی کھیلیں کروائی گئیں۔

دوسرا اجلاس: تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد محترمہ شیریں بشارت صاحبہ صدر لجنہ چنئی نے خلافت کی اہمیت اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ مغربی افریقہ کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد تقسیم انعامات کی تقریب عمل میں آئی۔ اس کے بعد محترمہ حلیمہ بی بی صاحبہ صدر لجنہ کوئمبتور نے تمام مہمانان کرام کا شکریہ ادا کیا۔ بعدہٗ محترمہ صوبائی صدر صاحبہ نے تمام لجنات کو حضور انور کے موصول شدہ پیغام کی روشنی میں کام کرنے کی تلقین فرمائی۔ ۶:۰۰ بجے دُعا کے ساتھ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ۔ (عائشہ شیراز صوبائی صدر لجنہ تامل ناڈو)

احمدیہ تعلیم الاسلام سنٹر گولگیرہ کرناٹک میں تربیتی کلاس

مورخہ ۰۴-۴-۹ سے ۰۴-۴-۲۲ تک تربیتی کلاس لگی جس میں سرکل گولگیرہ کے ۷ نومبائعین جماعتوں کے ۴۰ طلباء جن میں خدام ۲۴ اور اطفال ۱۶ تھے کی تربیتی کلاس لگائی گئی۔ اسی طرح ۰۴-۴-۲۵ سے ۰۴-۵-۲۵ تک ایک ماہ کی تربیتی کلاس لگائی گئی۔ جس میں سرکل دیودرگہ کی ۸ نومبائعین جماعتوں کے ۳۰ طلباء جن میں خدام ۷ اور اطفال ۲۳ تھے شامل ہوئے۔ سرکل تھلک سے ۳ نومبائعین جماعت کے کل ۹ طلباء جن میں خدام ۲ اور اطفال ۷ تھے شامل ہوئے۔ ان کلاسز میں بعد نماز فجر درس کے بعد ایک گھنٹہ کلاس پھر صبح ۹ بجے تک علمی کلاسز کا انعقاد ہوتا رہا جسمیں خاکسار کے علاوہ جعفر احمد صاحب معلم سلسلہ، مکرم ٹی کے ابوبکر صاحب معلم سلسلہ کلاس لیتے رہے۔

تمام طلباء کو مکمل نماز ترجمہ کے ساتھ بنیادی دینی معلومات سکھائی گئیں۔ خدام کو اختلافی مسائل سے آگاہ کیا گیا۔ اس کے علاوہ بعد نماز مغرب تا عشاء دینی معلومات کی کلاسز اور سوال و جواب کا پروگرام رکھا گیا۔ تعلیمی کلاس کے دوران آنے والے جمعوں کے موقعوں پر M.T.A کے پروگرام کے ذریعہ نومبائعین طلباء کیلئے حضور انور کے خطبات مجلس سوال و جواب نظمیں دیکھنے اور سننے کا خصوصی اہتمام کیا گیا طلباء نے اس سے بھرپور فائدہ اُٹھایا۔ روزانہ بعد نماز عصر طلباء کیلئے خصوصی کھیلوں کا انتظام کیا گیا طلباء بڑی خوشی کے ساتھ کھیلتے رہے۔ مورخہ ۰۴-۵-۳ کو جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کیا گیا۔ مکرم عبد الرؤف صاحب سرکل انچارج گولگیرہ کی زیر صدارت جلسہ کی کارروائی صبح ۱۰ بجے شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم عزیز مقبول احمد صاحب نے کی بعدہٗ ایک نظم عزیزم اللہ بخش صاحب نے سنائی بعدہٗ تقریر مکرم جعفر احمد صاحب، مکرم ٹی کے ابوبکر صاحب مکرم رفیق احمد صاحب نے تقریر کی بعدہٗ احمدیہ تعلیم الاسلام سنٹر گولگیرہ کے طلباء نے نظمیں سنائیں۔ بعدہٗ خاکسار نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن سلوک کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

اس تعلیمی کلاسز کے کامیاب انعقاد کیلئے کرناٹک کے تینوں سرکل انچارج صاحبان اور معلمین کرام نیز مکرم ٹی کے ابوبکر صاحب، مکرم جعفر احمد صاحب مکرم رفیق احمد صاحب معلم سلسلہ نے خصوصی تعاون دیا۔ (سلیمان خان انچارج احمدیہ تعلیم الاسلام سنٹر گولگیرہ)

اخبار بدر میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

سگ بٹولی ضلع کانگڑہ (ہماچل) میں پندرہ روزہ ایک ہندو اجتماع میں جماعت احمدیہ قادیان کے احمدی علماء کی تقاریر اور مفت طبّی کیمپ

مورخہ ۱۲ر تا ۲۵ر مئی ۲۰۰۴ء پندرہ روزہ ایک سمیلن ہندو مذہب کی طرف سے ہماچل کے ضلع کانگڑہ میں موضع سگ بٹولی میں منعقد ہوا اس سمیلن کا بنیادی مقصد آپسی نفرت و جھگڑے اور فساد کو ختم کر کے پیار و محبت کی فضاء قائم کرنا تھا۔ منتظمین نے اس سمیلن میں جماعت احمدیہ کو بھی مدعو کیا تا کہ وہ بھی اسلامی نقطہ نگاہ سے آپسی محبت و بھائی چارہ اور امن کی تعلیم کے بارے میں بتلائیں۔ طے شدہ پروگرام کے مطابق ہر روز ان کے اپنے پروگرام کے علاوہ جماعت احمدیہ کے سکالرز کی بھی ہر روز دو تقاریر ہوتی رہیں۔ چنانچہ ۱۸ر سے ۲۵ر مئی تک علی الترتیب محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد، محترم ڈاکٹر دلاور خان صاحب، محترم عطاء الرحمٰن صاحب نیپالی، محترم عطاء الٰہی احسن غوری صاحب، محترم مظفر احمد صاحب امروہی، محترم محمد یوسف صاحب انور، محترم عبد الوکیل صاحب نیاز، محترم باسط رسول صاحب ڈار، محترم محمد حمید صاحب کوثر، محترم سلطان احمد صاحب ظفر، محترم گیانی تنویر احمد صاحب خادم نے توحید باری تعالیٰ جماعت احمدیہ کے ذریعہ انسانیت کی، خدمت قیام امن کے ذرائع شری رام چندر جی، شری کرشن جی کی سیرت موازنہ مذاہب، موعود اقوام عالم کے موضوعات پر تقاریر کیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص احسان رہا کہ جماعت احمدیہ کی تمام تقاریر بڑے غور سے سامعین نے سنیں اور ان کی تعریف کی اس پروگرام میں ہندو مذہب کے سکالرز جو ہریانہ دہلی، یوپی، بہار، پنجاب، جموں و کشمیر سے آئے ہوئے تھے نے بڑی خوشی کا اظہار کیا اور جماعت احمدیہ کی طرف سے پیش کردہ اسلامی تعلیم کو سراہا۔

فری میڈیکل کیمپ

جماعت احمدیہ ہماچل کی طرف سے پندرہ روزہ مفت میڈیکل کیمپ لگایا گیا۔ یہ کیمپ ہومیو پیتھک و ایلو پیتھک ادویات پر مشتمل تھا الحمد للہ اس سے بنی نوع نے بہت فائدہ اٹھایا رجسٹریشن کے مطابق ۲۵۰۰ افراد نے ادویات حاصل کیں۔ جماعت احمدیہ کے اِس کیمپ پر ہر آنے والے نے تعریف کی ہمارے ڈاکٹر صاحبان نے دن رات مریضوں کا علاج کیا۔

اِس کیمپ میں مکرم ڈاکٹر سید سعید احمد صاحب، مکرم ڈاکٹر دلاور خان صاحب، مکرم ڈاکٹر شمس الدین صاحب مبارک خاکسار رفیق احمد عاجز مکرم فضل الٰہی صاحب عزیز حارث احمد صاحب، عطاء القیوم صاحب و محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ فضل الٰہی صاحب۔ مبارک احمد صاحب شمس اسی طرح کالج کی دو طالبات بھولی شرما اور سمیہ رجپال نے بھی خدمت کی توفیق پائی۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر مساعی کے بہتر نتائج پیدا فرمائے۔ اِس موقع پر کیمپ میں تمام خدمت کرنے والوں کو مفلو بھی دیئے گئے۔ (رفیق احمد عاجز مبلغ سلسلہ نادون ہماچل)

۲۲ ویں پندرہ روزہ تعلیم القرآن تربیتی کلاس ناصرات الاحمدیہ قادیان

ناصرات الاحمدیہ قادیان کو امسال بھی پندرہ روزہ تربیتی کلاس مورخہ ۲۷ مارچ تا ۱۵ اپریل ۲۰۰۴ء بیت النصرت لائبریری میں لگانے کی توفیق ملی۔ ۲۷ر مارچ کو کلاس کا افتتاح محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ نے فرمایا۔ آپ نے ناصرات کو تربیت کے تعلق سے بہت ہی مفید نصائح سے نوازا۔ ناصرات کو کلاسز میں باقاعدگی سے شامل ہونے کی طرف توجہ دلائی۔ لائحہ عمل کے مطابق تینوں معیار کی ناصرات کو نصاب کی تیاری کروائی گئی۔ کلاسز کے دوران نماز باجماعت ادا کرنے کا انتظام کیا گیا تھا۔ نماز کے بعد بچیوں کو اسلامی آداب سنائے جاتے رہے۔ اور ان پر عمل کرنے کیلئے توجہ دلائی جاتی رہی۔

تربیتی کلاسز کے دوران دو دن تربیتی تقاریر ہوئیں۔ محترمہ امۃ الرحمٰن خادم صاحبہ نے "پردے کی اہمیت کے تعلق سے محترمہ طیبہ ملک صاحبہ صدر حلقہ ناصر آباد نے تربیت کے مختلف موضوعات پر روشنی ڈالی۔ مورخہ ۱۵ر اپریل کو ناصرات کا کلو اجتماع ہوا۔ اُسی دن معیار اوّل کا خانہ داری کا پروگرام رہا۔ معیار اوّل کی بچیوں نے بہت ذوق و شوق سے حصہ لیا۔ اور یہ پروگرام بہت دلچسپ رہا۔ آخری دن امتحان بھی لیا گیا ۱۲۵ ناصرات نے کلاسز میں حصہ لیا ۱۱۵ نے امتحان میں شرکت کی۔ ان بچیوں کے علاوہ ناصرات سے کم عمر کی ۲۲ بچیوں نے بھی اپنے شوق سے کلاس میں باقاعدہ شرکت کی۔

محترمہ شمیم بیگم صاحبہ سوز، محترمہ نصرت بدر صاحبہ، محترمہ طیبہ ملک صاحبہ محترمہ شمیم گیانی صاحبہ، محترمہ امۃ الرحمٰن خادم صاحبہ، محترمہ بشریٰ صادقہ چیمہ صاحبہ، محترمہ صغیر النساء صاحبہ، محترمہ فرخندہ نیر صاحبہ، محترمہ امۃ الحی فاروق صاحبہ، محترمہ امۃ النور شبانہ صاحبہ، محترمہ شہناز آراء بیگم صاحبہ، محترمہ شگفتہ رفیق صاحبہ، محترمہ مریم سلطانہ صاحبہ، محترمہ شازیہ عندلیب صاحبہ، محترمہ امۃ الحکیم صاحبہ، محترمہ بشریٰ محمود صاحبہ، محترمہ قرۃ العین صاحبہ نے کلاسز لگانے میں بھرپور تعاون دیا۔ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت عطا فرمائے۔ آمین۔ (طلعت بشیر نگران ناصرات الاحمدیہ قادیان)

سرکل بھاگلپور میں انصار اللہ کا صوبائی اجتماع

مورخہ ۰۴-۵-۳۰ کو جماعت احمدیہ بھاگلپور میں مجالس انصار اللہ صوبہ بہار کے دوسرے سالانہ اجتماع کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں نومبائعین انصار نے شرکت کی اور مقابلہ جات میں حصہ لیا۔ اسی طرح مورخہ ۰۴-۶-۱۳ کو منعقد ہوئے۔ دوسرے صوبائی اجتماع مجالس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ صوبہ بہار بمقام بھاگلپور کے دوران نومبائعین خدام و اطفال نے بھی اجتماع کے مقابلہ جات میں حصہ لیا۔ مجلس خدام الاحمدیہ بانکا، کٹیاما، اسلام پور، تیرہ مائیل، کجرا، آرہ اور گیا (سات مجالس) سے خدام و اطفال نے شرکت کر کے مقابلہ جات میں حصہ لیا۔ اول دوئم اور سوئم آنے والے نومبائعین کو انعامات سے نوازا گیا اور دیگر نومبائعین کو خصوصی انعامات دیئے گئے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ہماری مساعی بارآور بنائے۔ آمین۔ (ہارون رشید سرکل انچارج بھاگلپور)

ریفریشر کلاس مبلغین و معلمین سرکل بھاگلپور

مورخہ ۰۴-۶-۱۴ کو بعد نماز مغرب مکرم جناب امیر صاحب صوبائی بہار کی زیر صدارت احمدیہ مسلم مشن بھاگلپور میں ریفریشر کلاس مبلغین و معلمین کرام کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد مبلغین و معلمین کرام نے تبلیغ و تربیت کے سلسلہ میں ہونے والی مساعی کی رپورٹیں پیش کیں۔ بعد ازاں مکرم امیر صاحب نے مبلغین و معلمین کرام کی ریفریشر کلاس لی جس میں موصوف نے قرآن کریم، احادیث و اقوال حضرت مسیح موعودؑ نیز خلفاء کرام حضرت مسیح موعودؑ کے حوالے سے تبلیغ اسلام و تربیت نومبائعین کی طرف مبلغین و معلمین کرام کو توجہ دلائی نیز تبلیغی و تربیتی کارکردگی کا جائزہ لیا۔ نیز تبلیغی پروگرام بنانے اور احسن رنگ میں تربیتی امور کو عملی جامہ پہنانے اور نومبائعین کو انفاق فی سبیل اللہ کی اہمیت کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔ دعا کے بعد ریفریشر کلاس اختتام پذیر ہوئی۔

(شیخ ہارون رشید سرکل انچارج بھاگلپور)

تربیتی اجلاس جماعت احمدیہ کٹیامہ (بہار)

مورخہ ۰۴-۶-۱۷ بروز جمعرات صبح ۸ بجے جماعت احمدیہ کٹیامہ میں نومبائعین کے تربیتی کلاس کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں جماعت احمدیہ کٹیامہ کے علاوہ اسلام پور، مکرم ڈیہہ اور تیرہ مائیل کے کل ۴۰ چالیس انصار، خدام و اطفال نے شرکت کی۔ مکرم جناب امیر صاحب صوبائی بہار کی زیر صدارت ایک جلسہ ہوا۔ عزیزم محمد قاسم سلمہ آف کٹیامہ کی تلاوت قرآن کریم سے اجلاس کی کارروائی کا آغاز کیا گیا۔ خاکسار کی نظم کے بعد مکرم جناب امیر صاحب صوبائی بہار نے نومبائعین کو قیام نماز، تعلیم القرآن کلاسوں کی اہمیت، نظام خلافت سے وابستگی نیز انفاق فی سبیل اللہ کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی۔

اس بابرکت موقعہ پر مکرم جناب امیر صاحب موصوف نے صوبائی اجتماع مجالس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ بہار منعقدہ مورخہ ۰۴-۶-۱۳ بمقام بھاگلپور اول پوزیشن حاصل کرنے والے (حسن قرآن و حفظ قرآن میں) عزیزم محمد قاسم سلمہ کی خدمت میں قرآن مجید باترجمہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع بطور تحفہ پیش کیا۔ دعا کے بعد حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ (شیخ ہارون رشید سرکل انچارج بھاگلپور)

سامنتراپور (اڑیسہ) میں تبلیغی و تربیتی مساعی

مورخہ ۰۴-۵-۲۱ کو محلہ محی الدین پور سونگھڑہ کی سات لجنات اور چار ناصرات اور تین انصار پر مشتمل وفد سامنتراپور تبلیغ و تربیت کیلئے گئے۔ نو بجے کے قریب سب سے پہلے وہاں کی تین لجنات کے ہمراہ غیر احمدیوں کے گھر جا کر حقیقی اسلام کا پیغام پہنچایا۔ تین بجے لجنات کا جلسہ مکرمہ فردوس بیگم صاحبہ کی تلاوت قرآن کریم سے شروع کیا گیا۔ اڑیہ زبان میں چند احادیث مکرمہ ممتاز بیگم صاحبہ نے سنائیں۔ مونسہ سلطانہ نے اردو نظم پڑھ کر سنائی۔ مکرمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ نائب صدر لجنہ نے عہد دہرایا۔ بعدہٗ مکرمہ فردوس بیگم صاحبہ، مکرمہ رابعہ بیگم صاحبہ، مکرمہ ممتاز بیگم صاحبہ، مکرمہ جمیلہ بیگم صاحبہ نے اور آخر میں مکرمہ مبشرہ خاتون صاحبہ نے تربیتی تقاریر کیں۔ مکرمہ جمیلہ خاتون صاحبہ نے اڑیہ نظم سنائی اور صدر جماعت احمدیہ سونگڑہ نے دعا کرائی اور اجلاس ختم ہوا۔ ہم تین انصار نے سامنتراپور کے انصار کو بعض تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔ شام ساڑھے چھ بجے دعا کے ساتھ رخصت ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی میں برکت ڈالے اور سامنتراپور میں ایک کامیاب جماعت قائم کر دے۔ (میر عبدالرحیم صدر جماعت احمدیہ سونگھڑہ)

J. K. JEWELLERS
KASHMIR JEWELLERS
Shivala Chowk Qadian (INDIA)

جے کے جیولرز
کشمیر جیولرز

Mfrs & Suppliers of :
GOLD & DIAMOND
JEWELLERY
Lucky Stones are Available hear

چاندی و سونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے

الیس اللہ بکاف عبدہ

Ph. 01872-221672,(S) 220260 (R) Mobile: 9814758900 E-mail:
kashmirsons@yahoo.co.in

جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

بھارت کی مختلف جماعتوں نے میلاد النبیؐ کے مبارک موقعہ کی مناسبت سے نہایت شان اور احترام سے جلسہ ہائے سیرۃ النبی ﷺ منعقد کئے۔ جس میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نعت و مدح پیش کی گئی اور آپ کی سیرۃ کے مختلف پہلو بیان کئے گئے۔ تلاوت قرآن مجید اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ منظوم کلام سے جلسوں کا آغاز ہوا اور اجتماعی دعا کے ساتھ اختتام ہوا۔ کثیر تعداد میں مرد و زن نے شرکت کی۔ تفصیلی رپورٹیں بغرض اشاعت بدر کو بھجوائی گئی ہیں جو تنگیٔ صفحات کے پیش نظر نہایت اختصار سے شائع کی جا رہی ہیں۔ (ادارہ)

خانپور ملکی (بہار): ۹ مئی کو بعد نماز مغرب و عشاء مسجد احمدیہ خانپور ملکی میں مکرم انور حسین صاحب صدر جماعت احمدیہ کی زیر صدارت جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہوا۔ جس میں تلاوت و نظم کے بعد مکرم سید اقبال احمد صاحب۔ مکرم مولوی منور عالم صاحب معلم وقف جدید۔ مکرم مبین اختر صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد۔ عزیز مبشر احمد راجہ صاحب۔ مکرم مولوی سید عبدالعزیز صاحب معلم بھاگلپور۔ اور خاکسار نے تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے بعد حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ (شیخ ہارون رشید مبلغ سلسلہ)

ملم پلی (آندھرا): ۳۰ اپریل کو بعد نماز جمعہ زیر صدارت مکرم راج محمد صاحب صدر جماعت جلسہ ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم محمد صادق صاحب، مکرم صدر اجلاس اور خاکسار نے تقریر کی۔ (نائب سرکل انچارج کریم نگر ملم پلی)

بھرت پور (بنگال): ۳ مئی کو بعد نماز عصر مسجد احمدیہ بھرتپور میں جلسہ ہوا۔ جلسہ کی صدارت مکرم عطاء الرحمٰن صاحب صدر جماعت نے کی۔ تلاوت و نظم کے بعد معلمین کرام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک کے مختلف پہلو بیان کئے۔ ۸۰ سے زائد خدام اطفال انصار نے شرکت کی۔ (محمد نور عالم زونل قائد مرشد آباد)

اراڈاپلی (آندھرا): ۳ مئی کو بعد نماز مغرب و عشاء زیر صدارت مکرم شیخ گورے میاں صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ اراڈاپلی جلسہ ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم شیخ کریم صاحب سیکرٹری وقف جدید اور خاکسار نے تقریر کی۔ جلسہ میں ۲۵ مرد و زن و بچوں کے علاوہ ۱۵ مستورات شامل ہوئیں۔ تمام حاضرین میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ (عبدالمنان معلم وقف جدید)

جموں: ۳ مئی کو مسجد احمد میں مکرم عبدالحق صاحب فانی صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن و نظم خوانی کے بعد مکرم بابو نثار احمد صاحب صدر جماعت راجوری۔ خاکسار، مکرم عطاء المنعم ٹاک صاحب، نوید خورشید، اور آخر پر صدر اجلاس نے تقریر کی۔ (ایاز رشید جموں)

مندرجہ ذیل لجنات نے جلسہ یوم سیرت النبیؐ منعقد کئے

لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ شموگہ: محترمہ فوزیہ سبینہ صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ شموگہ تحریر کرتی ہیں کہ مورخہ ۰۴-۵-۲۴ کو جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا گیا۔ جس میں لجنہ و ناصرات کی ممبرات نے تلاوت قرآن کریم و حمد و نعت کے بعد تقاریر کیں۔ مورخہ ۰۴-۵-۹ کو ناصرات الاحمدیہ شموگہ نے جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا۔ جس میں تلاوت قرآن کریم عہد نامہ اور نعت کے بعد تقاریر اور سوال و جواب کا پروگرام ہوا۔

۲۔ لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ سملیہ رانچی: مورخہ ۰۴-۶-۶ کو لجنہ و ناصرات سملیہ کی ممبرات نے جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا۔

لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ تماپور: محترمہ امۃ الہادی غزالہ صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ تماپور تحریر کرتی ہیں کہ مورخہ ۰۴-۵-۱۶ کو لجنہ و ناصرات تماپور نے جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا جس میں ممبرات لجنہ و ناصرات نے تلاوت قرآن کریم کے بعد نظمیں پڑھیں اور تقاریر کیں۔

لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ یادگیر: محترمہ نصرت جہاں قانتہ جنرل سیکرٹری لجنہ یادگیر تحریر کرتی ہیں کہ مورخہ ۰۴-۵-۷ کو لجنہ و ناصرات یادگیر نے جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا جس میں تلاوت قرآن و احادیث کے بعد نعت نظمیں اور تقاریر کیں۔ (صدر لجنہ اماء اللہ بھارت)

درخواست دعا

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے میرے پوتے عزیز ثمیر احمد وقف نو ابن عبدالجیب شاہد کو S.S.C. کے امتحان میں فرسٹ کلاس میں کامیابی عطا فرمائی ہے۔ قارئین بدر سے عزیز موصوف کی دینی و دنیوی ترقیات اور خادم دین بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر-۲۰۰/) (محمودہ رشید صوبائی صدر لجنہ اماء اللہ آندھراپردیش)

اعلان نکاح

عزیز نسیم احمد صاحب معلم وقف جدید ولد بابو علی مرحوم ساکن کسما ضلع سیتاپور کا نکاح مورخہ ۰۴-۶-۳۰ کو مکرم نفیس احمد صاحب کی لڑکی عزیزہ مجاہدہ بیگم کے ساتھ مبلغ بیس ہزار روپے حق مہر پر خاکسار نے پڑھا۔ اللہ تعالیٰ ہر دو خاندان کیلئے باعث برکت کرے۔ (اعانت بدر-۱۰۰/) (محمد سعادت اللہ مبلغ سلسلہ)

جماعت احمدیہ آسٹریلیا کے بیسویں جلسہ سالانہ کا انعقاد

بکسٹال اور نمائش کا انعقاد۔ وزیر اعظم آسٹریلیا اور دیگر رہنماؤں کے جلسہ سالانہ کے لئے پیغامات

آسٹریلیا کے طول وعرض سے 824 افراد کی شرکت۔

(رپورٹ :. ثاقب محمود عاطف۔ سیکریٹری اشاعت آسٹریلیا)

اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان سے جماعتِ احمدیہ آسٹریلیا کا ۲۰واں جلسہ سالانہ مورخہ ۹ تا ۱۱ اپریل ۲۰۰۴ء مسجد بیت الھدیٰ میں منعقد ہوا۔ آسٹریلیا بھر سے 824 افراد نے اس جلسہ میں شرکت کی۔ اس سال کے جلسہ سالانہ کی اہم بات یہ تھی کہ محترم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد لندن بطور خاص سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اس جلسہ میں شامل ہوئے۔

افتتاحی اجلاس

جلسہ سالانہ کا افتتاحی اجلاس محترم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد محترم امیر صاحب آسٹریلیا نے استقبالیہ ایڈریس پیش کیا جس میں آپ نے محترم امام صاحب کا جماعت سے تعارف کروایا۔ محترم امیر صاحب نے اپنے ایڈریس میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے بابرکت دورِ خلافت اور اس سے وابستہ عظیم الشان ترقیات کا بھی ذکر فرمایا۔

نظم کے بعد محترم امام صاحب افتتاحی خطاب کے لیے تشریف لائے۔ محترم امام صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی یادوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ گو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ ہمارے درمیان موجود نہیں لیکن ان کی عنایات ہمارے دلوں میں ہمیشہ زندہ رہیں گی۔ حضورؒ کی عظیم الشان خدمات ہمیشہ احمدیت کی تاریخ میں سنہری حروف میں لکھی جائیں گی، نہ صرف احمدیت کی تاریخ میں بلکہ تاریخ عالم میں ایک عظیم انسان کے طور پر ان کو یاد رکھا جائے گا۔

افتتاحی اجلاس کی آخری تقریر ہستی باریِ تعالیٰ کے موضوع پر مکرم پروفیسر منیر احمد رشید صاحب نے پیش کی۔

شام پانچ بجے محترم امیر صاحب آسٹریلیا کی صدارت میں احمدیہ مسلم میڈیکل ایسوسی ایشن کے انتخابات ہوئے۔ یاد رہے کہ آسٹریلیا میں پہلی دفعہ ''احمدیہ مسلم میڈیکل ایسوسی ایشن'' قائم ہوئی ہے۔

شام ساڑھے پانچ بجے مجلسِ شوریٰ کا اجلاس محترم امیر صاحب کی صدرات میں منعقد ہوا۔

دوسرا اجلاس

مورخہ ۱۰ اپریل صبح دس بجے دوسرا اجلاس محترم عطاء المجیب صاحب راشد کی صدارت میں شروع ہوا۔ جلسہ کا یہ سیشن خصوصی طور پر غیر از جماعت دوستوں کے لیے رکھا گیا تھا اس اجلاس میں شرکت کے لئے 31 غیر از جماعت احباب تشریف لائے۔ اجلاس کی کاروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد مکرم شیخ محمد شفیق صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ کلام ''اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال'' پیش کیا اس کے بعد مکرم جاوید احمدی صاحب نے مختلف راہنماؤں کے پیغامات پڑھ کر سنائے جو انہوں نے جلسہ سالانہ کے انعقاد پر بھیجے تھے۔ سب سے پہلے وزیر اعظم آسٹریلیا مسٹر جان ہاورڈ (HON. JOHN HOWARD) کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ انہوں نے جلسہ کے انعقاد پر مسرت کا اظہار کیا۔

اس کے علاوہ اور کئی اور ممبرز پارلیمنٹ، وزراء اور سپیکر پارلیمنٹ کے پیغامات بھی موصول ہوئے۔ جس میں انہوں نے جماعت کی خدمات کو سراہا۔ اس کے بعد اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم خلیل شیخ صاحب نے "JAMA'AT AHMADIYYA-A GLOBAL COMMUNITY" کے عنوان پر کی۔ جبکہ مکرم ریاض اکبر صاحب نے "HUMAN RIGHTS IN ISLAM" کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد چائے کا وقفہ ہوا۔ اس اجلاس کی تیسری تقریر مکرم چوہدری خالد سیف اللہ صاحب نے "ISLAMIC VIEW ON TERRORISM" کے موضوع پر کی۔ اس تقریر کے بعد کچھ معزز مہمانوں نے بھی جلسہ سے خطاب کیا اس کے بعد محترم امام صاحب نے ایک دفعہ پھر سب مہمانوں کا شکریہ ادا کیا آپ نے اپنے مختصر خطاب میں جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی کا مختصر خاکہ بیان فرمایا۔

تیسرے اجلاس کی صدارت چوہدری خالد سیف اللہ صاحب نے کی، اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم سید فواض احمد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا منظوم کلام پیش کیا۔ نظم کے بعد مکرم موسیٰ بن معران صاحب نے "TABLEEGH-PERSONAL EXPERIENCES" کے موضوع پر تقریر کی۔ مکرم موسیٰ بن معران صاحب آجکل SOLOMON ISLAND میں بطور مبلغ فرائض سرانجام دے رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے وہاں باقاعدہ جماعت رجسٹرڈ ہو چکی ہے۔ اور جماعت کا مشن ہاؤس بھی وہاں پر قائم ہے۔ اس کے بعد مکرم ڈاکٹر رانا منور احمد صاحب نے سیرت حضرت مسیح موعودؑ کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد تقسیم ایوارڈز کی تقریب ہوئی محترم امام صاحب نے تعلیمی اور کھیل کے میدان میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں کو ایوارڈز تقسیم کیے۔ اس کے بعد سوال و جواب کی مجلس شروع ہوئی جس میں احباب کے مختلف سولات کے جوابات دیے گئے۔ جبکہ لجنہ کے اجلاس کی تفصیل کچھ یوں ہے، مکرمہ سدرہ شرما صاحبہ نے تلاوت قرآن کریم پیش کی۔ جبکہ مکرمہ امۃ الشکور صاحبہ نے نظم پیش کی۔ نظم کے بعد محترمہ امۃ الملک نجم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ آسٹریلیا نے لجنہ سے خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنے خطاب میں خواتینِ مبارکہ کے ان کارناموں کا ذکر فرمایا جو انہوں نے لجنہ اماء اللہ کی ترقی اور تعلیم وتربیت کے لیے سرانجام دیے۔ محترمہ صدر صاحبہ کی تقریر کے بعد مکرمہ مبارکہ جنود صاحبہ نے ''اک مرد خدا'' کے عنوان پر تقریر کی جس کا انگلش ترجمہ مکرمہ مریم جنود صاحبہ نے پیش کیا۔ اس کے بعد میلبورن کی ناصرات نے ''ترانہ ناصرات'' پیش کیا۔ اس کے بعد مکرمہ ہیلن موسیٰ صاحبہ (Mrs HELEN MUSA) نے (ISLAMIC MARRIAGE SYSTEM) کے موضوع پر تقریر کی اس کے بعد سڈنی جماعت کی ناصرات نے ترانہ پیش کیا۔ مکرمہ ظلِ ہما صاحبہ نے "THE FULFILMENT OF QURANIC PROPHECIES IN THE LATTER DAYS" کے موضوع پر تقریر کی۔ ایڈیلیڈ کی ناصرات نے ترانہ پیش کیا جس کے بعد ایوارڈ کی تقریب منعقد ہوئی برزبن کی ناصرات کی نظم اور اس کے بعد صدر لجنہ اماء اللہ کی دعا کے ساتھ یہ اجلاس ختم ہوا۔

اختتامی اجلاس

مورخہ ۱۱ اپریل صبح دس بجے جلسہ سالانہ کا آخری اجلاس محترم مولانا محمود احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ آسٹریلیا کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور نظم سے ہوا۔ نظم کے بعد محترم مولانا قمر داؤد کھوکھر صاحب مربی سلسلہ نے ''خلافتِ احمدیہ کی برکات'' کے موضوع پر تقریر کی۔ جبکہ مولانا مسعود احمد صاحب شاہد نے ''اسلام کی معاشرتی زندگی'' کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم رحیم صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم فارسی کلام پیش کیا۔ اس کے بعد محترم مولانا محمود احمد صاحب شاہد جماعت احمدیہ آسٹریلیا نے احباب سے مختصر خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنے خطاب میں احباب کو چند نصائح سے نواز اور نظام جماعت سے مکمل طور پر وابستہ رہنے کی تلقین فرمائی۔ اس کے بعد محترم عطاء المجیب صاحب راشد نے اپنے خطاب میں احباب کو خلافتِ احمدیہ سے اپنے تعلق کو مضبوط کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ سب کو خلیفہ وقت سے نہایت قریبی تعلق رکھنا بہت ضروری ہے۔

محترم امام صاحب نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس عظیم دور میں پیدا کیا ہے اور یہ عظیم بشارتیں ہمیں دکھائیں اور ہمارے ایمانوں میں اضافہ کیا ہے۔ تو اس کے ساتھ ذمہ داریاں ہیں جو ہم میں سے ہر شخص نے ادا کرنی ہیں۔ ہر احمدی کا یہ فرض بنتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہر حکم اور ہر ہدایت پر دل وجان سے عمل کرنے والا ہو اور ہمیں وہ بن جانا چاہیے جو حضرت مسیح موعودؑ ایک احمدی کو بنانا چاہتے تھے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے جب جماعت کی بنیاد رکھی تو اس کا مقصد صرف لوگوں کا ایک گروہ اکٹھا کرنا نہیں تھا۔ بلکہ آپ نے ایک متقی جماعت کی بنیاد رکھی تھی۔ پھر آپ نے حضرت مسیح موعود کی مقدس تحریرات سے اقتباس پیش کیے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان پر احسن طریق میں عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ محترم امام صاحب نے دعا کروائی اور جلسہ بخیر وخوبی اپنے اختتام کو پہنچا۔ (الحمدللہ)

بقیہ صفحہ: 8

مکرم امیر صاحب فرانس نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا اور پھر فرانس سے آئے ہوئے دوسرے ممبران نائب امیر، صدر انصار اللہ وغیرہ نے باری باری مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔ امیر صاحب فرانس ساتھ ساتھ ان ممبران کا تعارف کرواتے رہے۔ حضور انور نے دو بچوں کو پیار کیا اور ان کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ دیر امیر صاحب فرانس کے ساتھ گفتگو فرماتے رہے اور مختلف جماعتی کاموں کا جائزہ بھی لیا۔ پھر امیر صاحب ہالینڈ کو بعض امور کے بارہ میں ہدایات دیں۔

چار بجے کے قریب سب سے الوداعی مصافحہ ہوا۔ ہالینڈ سے تشریف لائے ہوئے احباب اور فرانس کے ممبران نے دوبارہ حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ الوداعی دعا کے بعد Ferry میں سوار ہونے کے لئے روانگی ہوئی۔ لندن وقت کے مطابق تقریباً ساڑھے چار بجے قافلہ Dover کی بندرگاہ پر پہنچا تو نائب امیر صاحب یوکے مکرم منصور شاہ صاحب اور ان کے ساتھ تشریف لائے ہوئے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ کا استقبال کیا۔ اور حضور انور نے ان سب کو شرف مصافحہ بخشا۔

قریباً شام ساڑھے چھ بجے مسجد فضل لندن آمد ہوئی جہاں کثرت سے فدائیان اپنے پیارے آقا کے استقبال اور دیدار کے لئے موجود تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ کو دیکھ کر سب کے چہرے خوشی اور مسرت سے پر تھے۔ اس طرح یورپ کے تین ممالک کا یہ دورہ بخیر وخوبی اپنے اختتام کو پہنچا۔ الحمدللہ۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل لندن)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ھذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر 15289: میں آصفہ الہ دین بنت مکرم یوسف احمد الہ دین مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن سکندر آباد ڈاکخانہ سکندر آباد ضلع رنگاریڈی صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴-۴-۰۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:

کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

میری غیر منقولہ جائیداد کچھ بھی نہیں ہے۔ منقولہ جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ میرے پاس اس وقت نقد -/12000 روپے ہے اور مندرجہ ذیل زیور ہے:-

۱- چوڑی (ایک عدد) طلائی ۲- ہار ایک عدد طلائی ۳- بالیاں دو عدد طلائی - کل وزن ڈیڑھ تولہ۔ قیمت -/9000 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/500 روپے ہے۔

میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام ۱/۱۶ اور ماہوار آمد پر ۱۰/۱ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
صالح محمد الہ دین	آصفہ الہ دین	داؤد احمد الہ دین سکندر آباد

وصیت نمبر 15290: میں زینت النساء زوجہ مکرم سید سلام الدین صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۶۶ء ساکن سورو ڈاکخانہ سورو ضلع بالاسور صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ کیم مارچ ۲۰۰۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ متروکہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری منقولہ جائیداد کی تفصیل اس طرح ہے۔

حق مہر --/1200 روپے۔

زیور طلائی چوڑیاں دو عدد وزن 3.800 گرام

غیر منقولہ جائیداد: ۱- میرے احمدیت قبول کر لینے کی وجہ سے آبائی جائیداد سے کوئی حصہ نہیں ملا۔ اگر کبھی کوئی حصہ ملا تو اس کی اطلاع دفتر مجلس کار پرداز قادیان کو دونگی۔

۲- زمین ۳۰ ڈسمل جس میں ایک رہائشی مکان کچا بنا ہوا ہے اس زمین میں سے اندازاً سولہ ڈسمل زمین ایک مقدمہ میں پھنسی ہوئی ہے جب اس کا فیصلہ ہوگا تو اس کی اطلاع دفتر مجلس کار پرداز کو دونگی۔

۳- زمین پندرہ ڈسمل واقع نزد ریلوے سٹیشن سورو ضلع، بالاسور اڑیسہ۔ اس کل زمین 30+15 کی موجودہ قیمت اندازاً -/3,15,000 روپے ہوگی۔ یہ تمام جائیداد زمین خاکسارہ اور میرے دو بیٹوں و تین بیٹیوں میں مشترکہ ہے۔ میں ماہانہ -/300 روپے اخراجات خورد و نوش کے مطابق تاحیات حصہ آمد ادا کرتی رہوں گی۔ اگر اس کے علاوہ کوئی مزید جائیداد پیدا کرونگی تو اس کی اطلاع بھی دفتر مجلس کار پرداز قادیان کو دونگی۔ اور اُس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔

میری وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
سید فہیم احمد مبلغ سلسلہ لکھنؤ	زینت النساء	سلطان احمد انجینئر

وصیت نمبر 15291: میں مرزا انعام الکبیر ولد محترم غلام کبریا مرحوم قوم احمدی پیشہ ملازمت معلم سلسلہ عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن تلبٹی محلہ پیرانا پاڑہ ڈاکخانہ نابٹی پی ایس ضلع بربھوم صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 19-7-03 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

خاکسار کی فی الحال کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ بنگال میں آبائی جائیداد ہے جو فی الحال تقسیم نہیں ہوئی ہے۔ تقسیم ہونے پر خاکسار کے حصہ میں جو بھی جائیداد آئیگی اس کی اطلاع بروقت دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو دی جائیگی۔ انشاء اللہ۔

خسرہ نمبر 888-1138 ہے۔

میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 32-2825 روپے ہے۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (۱/۱۶) اور ماہوار آمد پر ۱۰/۱ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
حافظ سید رسول نیاز مبلغ سلسلہ	مرزا انعام الکبیر	کے ناصر احمد انسپکٹر بیت المال

وصیت نمبر 15292: میں عطاء المجیب ولد مکرم شیخ نظام الدین صاحب قوم شیخ پیشہ طالب علم جامعہ احمدیہ قادیان عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ جگن ناتھ کٹک ڈاکخانہ قافلہ (کٹک) ضلع کٹک صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ کیم مارچ ۰۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:

میری وفات پر میری کل متروکہ منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ والد صاحب بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں۔ آبائی جائیداد سے جب بھی حصہ ملے گا اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو کر دوں گا۔ انشاء اللہ۔

آبائی جائیداد میں دو ایکڑ زمین تاراکوٹ ضلع جاخ پور میں ہے۔

خاکسار جامعہ احمدیہ کا طالب علم ہے۔ -/400 روپے جیب خرچ ماہانہ پر حصہ آمد ۱۰/۱ حصہ ادا کرتا رہے گا۔ انشاء اللہ۔ اس کے علاوہ آئندہ اگر کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ انشاء اللہ۔ اس پر بھی میری وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
شریف احمد	عطاء المجیب	نعیم احمد ڈار

اعلان برائے مقالہ نویسی

تعلیمی سال 05-2004ء کیلئے نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان نے انعامی مقالہ کیلئے ذیل کا عنوان مقرر کیا ہے۔

''مسلمان عورت کیلئے تعلیم حاصل کرنا کیوں ضروری ہے؟'' مقالہ میں اوّل اور دوئم آنے والے اُمیدواروں کو -/3500 روپے اور -/2500 روپے کا انعام دیا جائے گا۔

شرائط مقالہ::

☆۔ مضمون کم از کم دس ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا ضروری ہے جو اُردو، ہندی، انگریزی اور عربی میں لکھا جا سکتا ہے۔

☆۔ مضمون میں حوالہ جات مستند ہوں۔

☆۔ مقالہ خوشخط، صفحہ کے 2/3 حصہ میں درج ہو۔

☆۔ مقالہ نظارت میں بھجوانے کے بعد اسکی واپسی کا مطالبہ قابل قبول نہ ہوگا۔

☆۔ مقالہ کے جملہ حقوق نظارت کے حق میں محفوظ ہوں گے۔ کسی مقالہ نویس کو از خود اشاعت کی اجازت نہ ہوگی۔

☆۔ مقالہ میں حصہ لینے کیلئے کسی عمر کی قید نہ ہوگی۔

تمام جماعت کے طلباء اور طالبات سے اس انعامی مقابلہ میں شرکت کرنے کی تحریک کی جاتی ہے۔ مقالہ مورخہ 31.1.05 تک بذریعہ رجسٹری ڈاک نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ میں ارسال کیا جائے۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

دعائوں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی
اسد محمود بانی
BANI ®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder :
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES ★ BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700072
کلکتہ
SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

بارھویں کے بعد اچھے مواقع

انتخاب آپ کیجئے!

سبھی نے اب تک طے کرلیا ہوگا کہ آگے انہیں کس میدان میں جانا ہے۔ لیکن کچھ ایسے بھی ہونگے جو ابھی بھی اسی اوھیڑ بن میں پڑے ہوں گے کہ کو سبجکٹ چنا ہے کیا وہ صحیح ہے؟ کیریئر کے اس موڑ پر کاؤنسلنگ بہت ضروری ہوتی ہے۔ کاؤنسلنگ سے سمجھ میں آجاتا ہے کہ ہمارے لئے کون سا سبجکٹ صحیح ہے۔ اسی لئے جب جولائی کے مہینے میں کالج کی طرف سے آپ کو اپنا سبجکٹ بدلنے کا دوسرا موقع ملے تو تب کوئی غلطی نہ ہو!

ویسے تجربہ کار لوگوں کا ماننا ہے کہ آج کے دور میں آپ جو بھی کر رہے ہیں اسے لوگوں تک کیسے پہنچاتے ہیں، اسی میں آپ کی کامیابی یا ناکامی کا راز چھپا ہے۔ بارھویں کے بعد انجینئرنگ، میڈیکل اور کامرس کے میدان زیادہ چنے جاتے ہیں۔ چند اچھے کیریئر آپشن کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے۔

انجینئرنگ

یہ سب سے زیادہ چنے جانے والے کیریئر آپشن میں سے ایک ہے۔ فزکس، کیمسٹری اور میتھ لیکر بارھویں اچھے نمبروں سے پاس ہونا ہوتا ہے۔ سائنس کے طالبعلموں کے لئے انجینئرنگ کا ڈگری کورس ایک اچھا آپشن ہے۔ اگر آئی آئی ٹی اداروں میں پڑھنے کا ارادہ ہو تو اس کے لئے آئی آئی جی کا امتحان پاس کرنا ہوگا۔ ڈگری کورس میں سول، میکینیکل الیکٹرانکس، کمپیوٹر، ایرو ناٹکس، ایگریکلچر یا انڈسٹریل انجینئرنگ وغیرہ میں سے آپ کچھ چن سکتے ہیں۔ آئی آئی ٹی کے علاوہ ریجنل انجینئرنگ کالج اور دیگر بھی اداروں میں داخلہ کے لئے امتحان ہوتا ہے۔ ڈگری کے علاوہ انجینئرنگ کے ڈپلومہ کورسس بھی ہوتے ہیں۔ یہ پالی ٹیکنک میں کرائے جاتے ہیں۔ ان میں پینٹنگ، سیرامک، پرنٹنگ، پروڈکشن، اور کیمیکل ٹیکنالوجی کے کورس تھوڑے کم عرصہ کے ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ بھی ہر صوبوں میں انڈسٹریل انسٹی ٹیوٹ کے واسطہ سے کئی آئی آئی ٹی ٹریڈ چوائس کے طور پر مہیا کرائے جاتے ہیں۔

ٹیلی کمیونیکیشن کے میدان میں جن طالب علموں کو دلچسپی ہے ان کے لئے انسٹی ٹیوشن آف الیکٹرانکس اینڈ ٹیلی کمیونیکیشن انجینئرز اس سبجکٹ میں انجینئرنگ ڈپلومہ دیتا ہے اس کے لئے بارھویں میں فزکس، کیمسٹری اور میتھ سبجکٹ ہونا چاہئے۔ زیادہ جانکاری سیکرٹری انسٹی ٹیوشن آف الیکٹرانکس اینڈ ٹیلی کام انجینئرنگ، 21 انسٹی ٹیوشن ایریا، لودھی روڈ، نئی دلی سے پتہ کرسکتے ہیں۔

میڈیکل

میڈیکل گریجویٹ سٹیٹ میڈیکل کاؤنسل میں رجسٹر ہونے کے بعد اپنی پریکٹس شروع کرسکتے ہیں۔ اس میدان میں آگے چلکر پرائیویٹ اور سرکاری دونوں ہی طرح کی نوکریاں مل سکتی ہیں۔ ایم بی بی ایس کی ڈگری کی الگ ہی اہمیت دیکھی جاتی ہے۔ اس کے لئے ڈگری کورس کے علاوہ سی پی ایم ٹی کا امتحان ضروری ہے۔ بہت سے سرکاری ادارے ہیں جو ان ڈگری کورس کے علاوہ جنرل نرسنگ، مڈوائفری، اور ہیلتھ وزیٹر کے کورس کی ٹریننگ بھی بارھویں کے بعد مہیا کراتے ہیں۔ میڈیکل لائن میں ہی فارمیسی، فزیوتھراپی، ریفریکشنسٹ، آپٹیشین، ڈینٹل ہائجینسٹ، ڈارک روم اسسٹنٹ، ریڈیوگرافر، لیباریٹر، ٹیکنیشین، سینیٹری انسپکٹر وغیرہ کے بھی میدان ہیں۔ ان سبھی ٹریننگ کورسس کی مدت چھ ماہ سے دو سال تک کی ہوتی ہے ان کورسز کے لئے صرف بارھویں پاس ہونا ضروری ہے۔

کامرس

فائنس کا دخل ہر ایک اقتصادی کاروبار میں ہوتا ہے اور ترقی کے لئے اقتصادی کاروبار روز بروز بڑھائے جا رہے ہیں اس لئے اب فائنس اور اکاؤنٹس کو بہتر کیریئر دینے والا سبجکٹ مانا جانے لگا ہے۔ چارٹرڈ اکاؤنٹینسی کا کورس کرنے والوں کے مستقبل کو یقینی طور پر روشن کہا جاسکتا ہے۔ اس کورس کو کرنے کے بعد صنعتوں اور بزنس سیکٹر میں آپ کے لئے بھرپور مواقع ہیں۔ چارٹیڈ اکاؤنٹینسی انسٹی ٹیوٹ میں پرافیشنل ایجوکیشن (پی۔ای) کورس اور فائنل کورس کے لئے داخلہ دیا جاتا ہے۔ چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ نوکری کے ساتھ ساتھ اپنی پرائیویٹ پریکٹس بھی کرسکتے ہیں۔

ماس کمیونیکیشن

میڈیا کی پہنچ اب لگ بھگ ہر جگہ ہوگئی ہے۔ اس لئے اسے کیریئر کے طور پر کچھ الگ ہی درجہ حاصل ہے۔ ریڈیو، پرنٹ اور ٹیلی ویژن کے واسطہ سے لوگوں تک پہنچنے میں ماہر اس سبجکٹ کی طلباء میں کچھ زیادہ ہی اہمیت ہے۔ اس میں تعلیم، جانکاری اور پیشکش کی صلاحیت میں اچھا تال میل ہوتا ہے۔ اس میدان میں کورس کے بعد اخباروں، رسالوں، ٹیلی ویژن، ریڈیو، پروڈکشن ہاؤسز، انٹرنیٹ، فلم، فوٹوگرافی، کارپوریٹ رائٹنگ وغیرہ کے میدان

ہوٹل مینجمنٹ

سیاحوں کی آمد اور دیگر اقتصادی کاروبار کی بناء پر بھارت میں ملکی وغیر ملکی ہوٹلوں کی تعمیر میں زبردست اضافہ ہوا ہے اور لگاتار ہو رہا ہے اس لئے اس میدان میں مستقبل میں نوکریوں کی کمی نہیں ہوگی اس کے علاوہ ہوٹل انڈسٹری سے کورس کئے ہوئے طالبعلموں کو کال سینٹر میں بھی متعین کیا جاتا ہے۔ نیشنل کاؤنسل آف ہوٹل مینجمنٹ اینڈ کیٹرنگ ٹیکنالوجی کی طرف سے ہاسپٹلٹی و ہوٹل ایڈمنسٹریشن میں بی ایس سی پروگرام کرایا جاتا ہے۔

آرکیٹیکچر، آرٹ و پینٹنگ

نئی دلی کا سکول آف پلاننگ اینڈ آرکیٹکٹ ادارہ، فزیکل پلاننگ و آرکیٹکٹ میں کورس کراتا ہے اس کورس کی میعاد پانچ سال ہے۔ داخلہ کے لئے امتحان پاس کرنا ہوتا ہے۔ آرکیٹکٹ کے ڈگری کورس کے بعد آرکیٹکٹ و پلاننگ کے میدان میں اپنا کام بھی کرسکتے ہیں۔ اس میں سرکاری و پرائیویٹ نوکری کے بھی مواقع ہیں۔

ایجوکیشن

بارھویں کے بعد پرائمری ٹیچر کے طور پر بھی آپ کے لئے تعلیم کا میدان کھلا ہوا ہے۔ نرسری و پرائمری ٹیچر کا ڈپلومہ کورس کیا جاسکتا ہے۔ اس کی مدت دو سال کی ہوتی ہے۔ یہ کورس پرائمری ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے کرایا جاتا ہے۔ اس کے بارہ میں جانکاری صوبہ کے پرائمری ایجوکیشن ڈائریکٹر سے حاصل کی جاسکتی ہے۔ اس کے علاوہ گریجویشن کے بعد بی ایڈ بھی کرسکتے ہیں۔ اس کورس کے بعد جونیئر ہائی سکول اور ہائی سکول کے درجہ کی کلاسوں میں بطور ٹیچر آپ کا انتخاب ہوسکتا ہے۔☆ (ماخوذ)

بقیہ صفحہ: (2)

کے وقت یا دیگر مواقع پر بھی اگر بچے کی خاطر اپنے جذبات کی قربانی دینی پڑے تو ضرور دیں۔

۸- بچے کے سامنے بڑوں کی عزت ہو چھوٹوں سے پیار ہو اور بچے سے گفتگو کرتے وقت بھی ادب اور پیار کے ماحول کو برقرار رکھیں۔

۹- کوشش کریں کہ نیک حرکات بچے کے سامنے ضرور ظاہر کریں مثلاً بچے کے سامنے وضو کریں نماز پڑھیں۔ قرآن مجید کی تلاوت کریں۔ غریب کو صدقہ وخیرات دیں ہر کام شروع کرنے سے پہلے اونچی آواز سے بسم اللہ پڑھیں اچھے کام پر بلند آواز سے الحمدللہ کہیں جزاکم اللہ کہیں وغیرہ وغیرہ۔

۱۰- جب بچہ تعلیم حاصل کرنے کی عمر کا ہوجائے تو اس کیلئے بہترین تعلیم کا انتظام کریں لیکن ایسے مواقع پر یہ کوشش ضرور کرنی چاہئے کہ باہر کے بداثرات سے ساتھ ساتھ بچے کو آگاہ کرایا جائے مثلاً اگر کسی ایسے سکول میں آپ اپنے بچے کو بھیجنے پر مجبور ہوں جہاں شرکیہ دُعائیں کرائی جائیں یا غیر اسلامی ماحول ہو تو گھر میں بچے کو بتائیں کہ صحیح اسلامی دُعا کیا ہے اور درست اسلامی طریق کیا ہے اس طرح اس ماحول کے مقابل پر گھر کا ماحول بچے کیلئے تریاق کا کام کرے گا۔ اس کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ سکول کی تعلیم کے ساتھ ساتھ گھر میں بچے کو باقاعدہ دینی تعلیم ضرور دلوائی جائے تاکہ سکول کی تعلیم کے ساتھ ساتھ وہ نماز سیکھ لے قرآن مجید سیکھ لے اور دیگر دینی باتوں کا علم حاصل کرے۔ اگر یہ علم خود تعلیم یافتہ ماں اپنے بچے کو سکھائے یا باپ کے ذریعہ بچہ سیکھے تو اس سے بہتر اور کوئی معلم ومربی نہیں ہوسکتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

''اچھی تربیت سے بڑھ کر کوئی باپ اپنی اولاد کو بہترین تحفہ نہیں دے سکتا''۔

پس ماں باپ کی طرف سے حسن تربیت اور حسن سلوک بچوں کیلئے ایک عظیم تحفہ ہے اس اعتبار سے والدین کا فرض بنتا ہے کہ اگر وہ اپنے قدموں میں بچوں کیلئے جنت کی تعمیر کرنا چاہتے ہیں تو میدان عمل میں خود آگے بڑھیں اور قوم کو ایسی نسل سونپیں جو نہ صرف ان کے خاندان کیلئے بلکہ ملک وقوم کیلئے ایک بہترین صدقہ جاریہ ہو۔ آج کے اس معاشرے میں جو طرح طرح کی برائیوں اور بے حیائیوں سے بھرا پڑا ہے والدین کا فرض ہے کہ اپنی اولاد کو پہلے سے زیادہ وقت دیں پہلے سے زیادہ اُن سے اپنائیت کے جذبہ سے پیش آئیں۔ اور اس کیلئے ایک نہایت آسان نسخہ یہ ہے کہ احمدی والدین کوشش کریں کہ اپنی نسل کا خلیفۂ وقت کے ساتھ پختہ تعلق قائم کرا دیں اگر وہ ایسا کریں گے تو ان کی بہت سی تربیتی ذمہ داریاں آسان ہوجائیں گی اور وہ اخلاق و روحانیت کے غلافوں میں لپٹی ہوئی ایک صحت مند اور ذمہ دار نسل مستقبل کے حوالے کرسکیں گے۔ وباللہ التوفیق (منیر احمد خادم)

درخواست دُعا

محترم محمد لطیف صاحب شاکر آف لندن کی اہلیہ کی طبیعت گزشتہ دنوں اچانک خراب ہوگئی۔ موصوفہ کو فوری طور پر ہسپتال لے جایا گیا جہاں پر ڈاکٹروں نے معائنہ کرنے کے بعد اُن کو ایڈمیٹ کیا۔ موصوفہ کی صحت وتندرستی کیلئے تمام احباب کی خدمت میں دُعا کی درخواست ہے۔ نیز مکرم لطیف صاحب اپنے بیٹے اور بہو اور پوتے پوتیوں کی صحت وتندرستی دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (سید بشارت احمد قادیان)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO RN 61/57

Editor
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

The Weekly **BADR** Qadian

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol - 53 | Tuesday 27 July 2004 | Issue No. 30

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40 U.S$
: 40 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S$

سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز پیغام

برموقع صوبائی سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ تامل ناڈو

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
وعلی عبدہ المسیح الموعود
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالناصر

لندن
07-05-03

پیاری ممبرات لجنہ اماء اللہ تامل ناڈو

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ

مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی ہے کہ صوبہ تامل ناڈو کی لجنہ اماء اللہ کو اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا یہ اجتماع ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے۔ تمام کارکنات کو بھی اپنی رحمتوں اور فضلوں کا وارث بنائے جنہوں نے اِس موقعہ پر بھرپور تعاون کرتے ہوئے اپنی خدمات پیش کی ہیں۔ خدا تعالیٰ اِس اجتماع کے بابرکت نتائج ظاہر فرمائے اور جماعت کو عظیم الشان کامیابیوں سے ہمیشہ نوازتا رہے۔

یادرکھیں قوم وہی زندی رہتی ہے جس کی اگلی نسل پچھلی نسل کی جگہ لینے کیلئے تیار رہے۔ موجودہ زمانہ کی آزادی اور بے راہ روی کا صحیح توڑ صرف اور صرف عورتوں کے پاکیزہ نمونہ کے ذریعہ ہوسکتا ہے۔ اگر آپ دُعائیں کرتے ہوئے اپنے بچوں کی خالص دینی ماحول میں تربیت کریں۔ انہیں قرآنی احکام سے روشناس کروائیں اور اللہ تعالیٰ کی محبت اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا جذبہ اور قرآن مجید کے احکام پر چلنے کی خواہش اِس شدت کے ساتھ ان کے دلوں میں پیدا کردیں کہ بڑے سے بڑا شیطانی حملہ ان کے دلوں کے گرد کھینچی ہوئی حصار کو توڑ نہ سکے تو پھر یہ یقین رکھیں کہ آپ فلاح پا گئیں اور کامیاب ہوگئیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ فرماتے ہیں:-

''آپ کو یہ امر خوب یادرکھنا چاہئے کہ وہ بچے جو آپ کی گودوں میں پلے ہیں ان کے دلوں میں خدا تعالیٰ کی محبت سمندر کی طرح موجزن ہو اور وہ اسلام کی خاطر ہر وقت ہر قربانی کرنے کیلئے تیار رہیں۔ بعض ماحول ایسے بھی دیکھے گئے ہیں جہاں ماں بچے کو کپڑے پہناتے ہوئے دُعا کرنے کی بجائے کوسنے دے رہی ہوتی ہے۔ یہ بری بات ہے۔ یہ ایک ایسا وقت ہوتا ہے کہ نہ آپ کا کوئی پیسہ خرچ ہوتا ہے اور نہ آپ کو کوئی اور تکلیف ہوتی ہے۔ آپ کو کپڑے پہنانے میں دو منٹ، پانچ منٹ یا دس منٹ لگتے ہیں۔ یہ دو منٹ، پانچ منٹ یا دس منٹ آپ اپنے بچوں کیلئے دُعائیں کرنے میں صرف کریں۔ آپ بچے کو کپڑے بھی پہناتی جائیں اور ساتھ ساتھ یہ دُعائیں بھی کرتی جائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے نیک بنائے۔ اسلام کا خادم بنائے۔ اسے اپنی محبت دے اور اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔ ان کے علاوہ ہزاروں اور دُعائیں ہیں جو آپ اپنے بچوں کیلئے کرسکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے جذبہ کو دیکھ کر آپ کی دُعاؤں کو بھی قبول کرے گا اور آپ کی اولاد آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہوگی۔ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہوگی۔ غرض بچوں کیلئے بہت دُعائیں کریں اور ان کی تربیت کا بڑا خیال رکھیں''۔ (المصابیح صفحہ ۱۵-۱۷)

سیدنا حضرت اقدس حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

''پس خود نیک بنو اور اپنی اولاد کیلئے ایک عمدہ نمونہ نیکی اور تقویٰ کا ہوجاؤ اور اس کو متقی اور دیندار بنانے کیلئے سعی اور دُعا کرو۔ جس قدر کوشش تم ان کیلئے مال جمع کرنے کی کرتے ہو اسی قدر کوشش اس امر میں کرو۔۔۔۔ پس وہ کام کرو جو اولاد کیلئے بہترین نمونہ اور سبق ہو اور اس کیلئے ضروری ہے کہ سب سے اوّل خود اپنی اصلاح کرو۔ اگر تم اعلیٰ درجہ کے متقی اور پرہیزگار بن جاؤ گے اور خدا تعالیٰ کو راضی کرلوگے تو یقین کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد کے ساتھ بھی اچھا معاملہ کرے گا۔۔۔ پس اس مقصد کو حاصل کرو۔ اولاد کیلئے ہمیشہ اس کی نیکی کی خواہش کرو''۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۴۴۴-۴۴۵)

پس قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا۔ (سورہ تحریم: آیت ۷) کے قرآنی فرمان کے مطابق ہر احمدی خاتون اور ہر ممبر لجنہ اماء اللہ کا فرض ہے کہ وہ اپنی اولادوں کو دنیا پرستی کی آگ سے محفوظ رکھتے ہوئے سچا مسلمان بنائیں۔

میرا پیغام آپ سب کیلئے یہ ہے کہ آپ نے غور فکر اور تدبر سے ان مسائل کو حل کرنا اور اپنی آئندہ نسل کو اپنے سے زیادہ مخلص اور اسلام کی علمبردار بنانا ہے۔ تا کہ ان کے علم اور عمل سے نور کی شعاعیں دنیا میں پھیلیں اور یہ سب کچھ آپ کے اپنے عملی نمونہ کے ذریعہ ہی ہوسکتا ہے۔ آپ اپنا گھریلو ماحول ایسا بنائیں کہ آپ سے تعلق رکھنے والے جب اپنا کام ختم کر کے گھروں کو واپس آئیں تو بے اختیار خدا تعالیٰ کی حمد کرنے لگ جائیں کہ خدا کا کتنا احسان ہے کہ اس نے ہماری بیویوں، ہماری ماؤں، ہماری بہنوں، ہماری بیٹیوں اور ہماری دوسری رشتہ دار عورتوں کو یہ توفیق بخشی ہے کہ انہوں نے اپنے گھروں کو جنت کا نمونہ بنادیا ہے اور ہمیں اس بات کیلئے آزاد کردیا ہے کہ ہم باہر رہ کر جتنا وقت چاہیں دین کی خدمت میں صرف کرسکیں۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کو اپنی زندگیوں میں یہ اعلیٰ خلق پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

والسلام

خاکسار

مرزا مسرور

خلیفۃ المسیح الخامس

113واں جلسہ سالانہ قادیان

مورخہ 26-27-28 دسمبر 2004ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا

احباب جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 113ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے 26-27-28 دسمبر 2004ء (بروز اتوار سوموار منگل) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

مجلس مشاورت: اسی طرح جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی 16ویں مجلس مشاورت سیدنا حضور انور کی منظوری سے جلسہ سالانہ کے معاً بعد مورخہ 29 دسمبر 2004ء کو منعقد ہوگی۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک اور للّٰہی جلسہ میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کر کے تیاری شروع کردیں۔ اور اس جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی کیلئے دُعائیں بھی کرتے رہیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)